فہم قرآن سلسلہ 2

ہدایت کیا ہے؟

- ہدایت کے 3 بنیادی اسباب
- کن لوگوں کو ہدایت ملتی ہے؟
- حق اور حقیقت کو پانے کے لیے خدا کی دی ہوئی قوتوں کو کیسے استعمال کیا جائے؟
- گمراہی کے 4 بڑے اسباب
- کن لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی؟
- دل پر مہریں کب لگتی ہے؟
- انسانی دل کی کلیں ایسی بگڑ جائیں کہ حق و باطل کی تمیز باقی نہ رہے ایسا کب ہوتا ہے؟
- ہدایت اور گمراہی سے متعلق پورے قرآن مجید کی تمام آیات پر مشتمل ایک جامع مجموعہ

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

استاذ الحدیث: جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فہم قرآن سلسلہ 2

ہِدایت کیا ہے؟

- ہدایت کے 3 بنیادی اسباب
- کن لوگوں کو ہدایت ملتی ہے؟
- حق اور حقیقت کو پانے کے لیے خدا کی دی ہوئی قوتوں کو کیسے استعمال کیا جائے؟
- گمراہی کے 4 بڑے اسباب
- کن لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی؟
- دل پر مہریں کب لگتی ہے؟
- انسانی دل کی کلیں ایسی بگڑ جائیں کہ حق و باطل کی تمیز باقی نہ رہے ایسا کب ہوتا ہے؟
- ہدایت اور گمراہی سے متعلق پورے قرآن مجید کی تمام آیات پر مشتمل ایک جامع مجموعہ

مرتب: مفتی مُنیر احمد صاحب

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

استاذ الحدیث: جامعۃ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنیر

{ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں }

◄ کتاب کا نام: ہدایت کیا ہے؟

◄ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب

◄ طباعت : محرم الحرام 1443ھ/ اگست 2021ء

◄ ناشر : المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

◄ ای میل : admin@almuneer.pk

◄ ویب سائٹ: almuneer.pk

◄ فیس بک : AlMuneerOfficial

◄ یوٹیوب : Al Muneer Markaz Taleem-O-Tarbiyat Foundation

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607204 - 0331-2607207

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	باب نمبر1: ہدایت کیا ہے؟	4
2	(1)ہدایت کی قسمیں	5
3	(2)ہدایت کی شکلیں	12
4	(3)ہدایت کے فوائد وثمرات	14
5	باب نمبر2: اسباب ہدایت	17
6	❑ اجمالی اسباب ہدایت	18
7	پہلا سبب: تقویٰ اور خوف خدا	21
8	دوسرا سبب: سچی طلب	41
9	تیسرا سبب: اپنی صلاحیتوں کو صحیح استعمال کرنا	44
10	باب نمبر3: اسباب گمراہی	92
11	پہلا سبب: تکبر	93
12	دوسرا سبب: حسد، ضد، عناد، بغض	105
13	تیسرا سبب: خواہشات	109
14	چوتھا سبب: آبائی دین اور خاندانی رسم ورواج کی اتباع	116
15	پانچواں سبب: حق اور حقیقت کو پانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو قوتیں عطا فرمائیں ہیں اس کو استعمال نہ کرنا	120

باب:1

ہدایت کیا ہے؟

(1)ہدایت کی قسمیں

(2)ہدایت کی شکلیں

(3)ہدایت کے فوائد وثمرات

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(1) ہدایت کی قسمیں

سوال: ہدایت کتنی طرح کی ہوتی ہے یعنی ہدایت کی قسمیں، انواع واضح کریں۔

جواب: ہدایت کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: سیدھے راستہ کی راہنمائی کرنا، سیدھا راستہ دکھانا، بتلانا

دوسری قسم: سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دینا

پہلی قسم: سیدھے راستہ کی راہنمائی کرنا، سیدھا راستہ دکھانا، بتلانا

سوال: پہلی قسم کی ہدایت (سیدھا راستہ دکھانا) کس طریقہ سے کی جاتی ہے؟

جواب: پہلی قسم کی ہدایت (سیدھا راستہ دکھانا) تین طریقوں سے کی جاتی ہے:

(1) بذریعہ عقل وفہم اور فطرت

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ فِطْرَتَ اللهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۔(روم:30)

لہٰذا تم یک سو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف قائم رکھو۔ اللہ کی بنائی ہوئی اس فطرت پر چلو جس پر اس نے تمام لوگوں کو پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آدمی کی ساخت اور تراش شروع سے ایسی رکھی ہے کہ اگر وہ حق کو سمجھنا اور قبول کرنا چاہے تو کر سکے اور بدء فطرت سے اپنی اجمالی معرفت کی ایک چمک اس کے دل میں بطور تخم ہدایت کے ڈال دی ہے کہ اگر گردو پیش کے احوال اور ماحول کے خراب اثرات سے متاثر نہ ہو اور اصلی بیعت پر چھوڑ دیا جائے تو یقینا دین حق کو اختیار کرے کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو۔

عہدالست کے قصہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

اوراحادیث صیحہ میں تصریح ہے کہ ہر بچہ فطرۃ (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے بعدہ ماں باپ اسے یہودی،نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں۔

ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو "حنفاء" پیدا کیا۔شیاطین نے اغوا کر کے انھیں سیدھے راستہ سے بھٹکا دیا۔بہر حال دین حق،دین حنیف اور دین قیم وہ ہے کہ اگر انسان کو اس کی فطرت پر مخلی بالطبع چھوڑ دیا جائے تو اپنی طبیعت سے اسی کی طرف جھکے۔تمام انسانوں کی فطرت اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے جس میں کوئی تفاوت اور تبدیلی نہیں۔(تفسیر عثمانی)

●وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۔ (بلد:10)

اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتادیئے ہیں۔

یعنی خیر اور شر دونوں کی راہیں بتلادیں۔تا کہ برے راستہ سے بچے اور اچھے راستہ پر چلے۔

اور یہ بتلانا اجمالی طور پر عقل وفطرت سے ہوا۔(تفسیر عثمانی)

●فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۔ (شمس:8)

پھر اس کے دل میں وہ بات بھی ڈال دی جو اس کے لیے بدکاری کی ہے،اور وہ بھی جو اس کے لیے پرہیزگاری کی ہے۔

یعنی اجمالی طور پر عقل سلیم اور فطرت صیحہ کے ذریعہ سے برائی،بھلائی میں فرق کرنے کی سمجھ دی۔(تفسیر عثمانی)

●إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا ۔(دھر:3)

ہم نے اسے راستہ دکھایا کہ وہ یا تو شکر گزار ہو،یا ناشکرا بن جائے۔

یعنی اولاً اصل فطرت اور پیدائشی عقل وفہم سے،پھر دلائل عقلیہ ونقلیہ سے نیکی کی راہ سمجھائی۔(تفسیر عثمانی)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ ثُمَّ ہَدٰی ۔(طٰہٰ:50)

ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو وہ بناوٹ عطا کی جو اس کے مناسب تھی، پھر (اس کی) رہنمائی بھی فرمائی۔

یعنی ہر چیز کو اس کی استعداد کے موافق شکل صورت، قویٰ، خواص وغیرہ عنایت فرمائے۔ اور کمال حکمت سے جیسا بنانا چاہیے تھا بنایا۔ پھر مخلوقات میں سے ہر چیز کے وجود و بقاء کے لیے جن سامانوں کی ضرورت تھی، مہیا کیے اور ہر چیز کو اپنی مادی ساخت اور روحانی قوتوں اور خارجی سامانوں سے کام لینے کی راہ سجھائی۔ پھر ایسا محکم نظام دکھلا کر ہم کو بھی ہدایت کردی کہ مصنوعات کے وجود سے صانع کے وجود پر کسی طرح استدلال کرنا چاہیے فللہ الحمد والمنہ ۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ یعنی کھانے پینے کو ہوش دیا۔ بچہ کو دودھ پینا وہ نہ سکھائے تو کوئی نہ سکھا سکے۔ (تفسیر عثمانی)

● سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی، الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ،وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ فَہَدٰی ۔(اعلیٰ:1-3)

اپنے پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس کی شان سب سے اونچی ہے۔ جس نے سب کچھ پیدا کیا اور ٹھیک ٹھیک بنایا۔ اور جس نے ہر چیز کو ایک خاص انداز دیا، پھر راستہ بتایا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے چیزوں کو صرف پیدا کر کے اور بنا کر نہیں چھوڑ دیا بلکہ ہر چیز کو کسی خاص کام کے لیے پیدا کیا اور اس کے مناسب اس کو وسائل دیئے اور اسی کام میں اس کو لگا دیا، غور کیا جائے تو یہ بات کسی خاص جنس یا نوع مخلوق کے لیے مخصوص نہیں، ساری ہی کائنات اور مخلوقات ایسی ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے خاص خاص کاموں کے لیے بنایا ہے اور ان کو اسی کام میں لگا دیا ہے، ہر چیز اپنے رب کی مقرر کردہ ڈیوٹی پر لگی ہوئی ہے۔ آسمان اور اس کے ستارے، برق و باراں سے لے کر انسان وحیوان اور نباتات و جمادات سب میں اس کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ جس کو جس کام پر خالق نے لا دیا ہے اور اس پر لگا ہوا ہے۔ (معارف القرآن)

(2) بذریعہ انبیاء اوران کے نائبین:

حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں:

یعنی اللہ سب کا مالک حاکم، سب سے نرالا، کوئی اس کے برابر نہیں، کسی کا زور اس پر نہیں، یہ باتیں سب جانتے ہیں۔ اس پر چلنا چاہیے۔ ایسے ہی کسی کے جان و مال کو ستانا، ناموس میں عیب لگانا، ہر کوئی برا جانتا ہے۔ ایسے ہی اللہ کو یاد کرنا، غریب پر ترس کھانا، حق پورا دینا، دغا نہ کرنا ہر کوئی اچھا جانتا ہے۔ اس (راستہ) پر چلنا ہی دین سچا ہے (یہ امور فطری تھے مگر) ان کا بندوبست پیغمبروں کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے سکھلا دیا۔

(تفسیر عثمانی، روم:30)

یعنی خیر اور شر دونوں کی راہیں بتلادیں۔ تاکہ برے راستہ سے بچے اور اچھے راستہ پر چلے۔ اور یہ بتلانا اجمالی طور پر عقل وفطرت سے ہوا اور تفصیلی طور پر انبیاء ورسل کی زبان سے۔

(تفسیر عثمانی، سورہ بلد:10)

تفصیلی طور پر انبیاء ورسل کی زبانی کھول کھول کر بتلا دیا کہ یہ راستہ بدی کا اور یہ پرہیزگاری کا ہے۔ (تفسیر عثمانی، سورہ شمس:8)

قرآن کریم کی درج ذیل آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۔(رعد:07)

اور ہر قوم کے لیے کوئی نہ کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھائے۔

- وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا ۔(انبیاء:73)

اور ان سب کو ہم نے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے

- وَإِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ (شوریٰ:52)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تم لوگوں کو وہ سیدھا راستہ دکھا رہے ہو۔

(3) بذریعہ قرآن

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

● شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ۔ (بقرۃ:185)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے سراپا ہدایت، اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق و باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر دیتی ہیں۔

● وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى۔ (نجم:23)

حالانکہ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔

● وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ (توبۃ:115)

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک اس نے ان پر یہ بات واضح نہ کر دی ہو کہ انھیں کن باتوں سے بچنا ہے۔ یقین رکھو کہ اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

● وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ۔ (بلد:10)

اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتا دیئے ہیں۔

یعنی خیر اور شر دونوں کی راہیں بتلا دیں۔ تاکہ برے راستہ سے بچے اور اچھے راستہ پر چلے۔ اور یہ بتلانا اجمالی طور پر عقل و فطرت سے ہوا اور تفصیلی طور پر انبیاء و رسل کی زبان سے۔

(تفسیر عثمانی)

● اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا۔ (دھر:03)

ہم نے اسے راستہ دکھایا کہ وہ یا تو شکر گزار ہو، یا ناشکرا بن جائے۔

یعنی اولاً اصل فطرت اور پیدائشی عقل و فہم سے، پھر دلائل عقلیہ و نقلیہ سے نیکی کی راہ سمجھائی۔

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۔

(کہف:29)

اور کہہ دو کہ: حق تو تمہارے رب کی طرف سے آ چکا ہے۔ اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔

دوسری قسم: سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دینا

سوال: ہدایت کی دوسری قسم (سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دینا) کی وضاحت کریں۔

جواب: یہ ہدایت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور کسی کے ہاتھ میں نہیں۔

قرآن کریم کی درج ذیل آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

● إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ ۔ (قصص:56)

(اے پیغمبر) حقیقت یہ ہے کہ تم جس کو خود چاہو ہدایت تک نہیں پہنچا سکتے۔

● لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ ۔ (بقرۃ:272)

(اے پیغمبر) ان (کافروں) کو راہ راست پر لے آنا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے، لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لے آتا ہے۔

● مَنْ يَّشَإِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔

(انعام:39)

اللہ جسے چاہتا ہے، (اس کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے) گمراہی میں ڈال دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے۔

● یہ ہدایت سب کو نہیں ملتی۔ (کسے ملتی ہے کسے نہیں ملتی۔ اگلے عنوان میں دیکھئے)

● اس ہدایت کے درجات کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ اس ہدایت کی انبیاء، اولیاء سب کو ضرورت ہے، انسان کتنا بڑا ولی بن جائے، جس درجہ کی ہدایت اسے نصیب ہے، اس سے آگے بھی ہدایت کے درجات ہوں گے۔ اسی لئے سب نماز میں پڑھتے ہیں:

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔(فاتحہ:5)
ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما

اورسب کے لیے حکم ہے اس دعا کے پڑھنے کا:

قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ۔(طٰہٰ:25)
موسیٰ نے کہا: پروردگار! میری خاطر میرا سینہ کھول دیجیے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) ہدایت کی شکلیں

سوال: جب کسی کو اللہ کی طرف سے ہدایت (ہدایت توفیق) ملتی ہے تو کیسے ملتی ہے اسکی شکل کیا ہوتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس انسان کو شرح صدر نصیب ہوتا ہے، اسکے دل میں ایک خاص نور ڈالا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ بڑی بشاشت کے ساتھ دین پر چلنے لگتا ہے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ أَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔(انعام:125)

غرض جس شخص کو اللہ ہدایت تک پہنچانے کا ارادہ کرلے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، اور جس کو (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کرنے کا ارادہ کرلے، اس کے سینے کو تنگ اور اتنا زیادہ تنگ کردیتا ہے کہ (اسے ایمان لانا ایسا مشکل معلوم ہوتا ہے) جیسے اسے زبردستی آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ (کفر کی) گندگی ان لوگوں پر مسلط کردیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

- أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ أُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔(زمر:22)

بھلا کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے، جس کے نتیجے میں وہ اپنے پروردگار کی عطا کی ہوئی رشنی میں آچکا ہے، (سنگ دلوں کے برابر ہوسکتا ہے؟) ہاں، بربادی ان کی ہے جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہوچکے ہیں۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

● یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ (حدید:28)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ تاکہ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے، اور تمہارے لیے وہ نور پیدا کرے جس کے ذریعے تم چل سکو، اور تمہاری بخشش فرما دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔

● اَوَمَنْ كَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلْكٰفِرِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۔ (انعام:122)

ذرا بتاؤ کہ جو شخص مردہ ہو، پھر ہم نے اسے زندگی دی ہو، اور اس کو ایک روشنی مہیا کر دی ہو جس کے سہارے وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہو کیا وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ وہ اندھیروں میں گھرا ہوا ہو جن سے کبھی نکل نہ پائے؟ اسی طرح کافروں کو یہ سجھا دیا گیا ہے وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں، وہ بڑا خوشنما کام ہے۔

● یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔ (انفال:29)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے ساتھ تقویٰ کی روش اختیار کرو گے تو وہ تمہیں (حق و باطل کی) تمیز عطا کر دے گا اور تمہاری برائیوں کا کفارہ کر دے گا، اور تمہیں مغفرت سے نوازے گا، اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

تقویٰ کی برکت سے حق تعالیٰ تمہارے دل میں ایک نور ڈال دے گا جس سے تم ذوقاً و وجداناً حق و باطل اور نیک و بد کا فیصلہ کر سکو گے۔ (تفسیر عثمانی)

(3) ہدایت کے فوائد وثمرات

سوال: ہدایت کے ثمرات اور نتائج کیا ہیں یعنی جب کسی کو ہدایت ملتی ہے تو اسے دنیا، آخرت میں کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: ہدایت کے دینی، دنیاوی، مادی، روحانی بہت فوائد ہیں، جو قرآن کریم میں:

1) ہدایت 2) استقامت 3) ایمان وعمل صالح 4) توبہ واستغفار 5) استجابت 6) قرآن پر عمل کرنے، اتباع واطاعت فرماں برداری پر انعامات کے ضمن میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ہم یہاں صرف وہ فوائد ذکر کر رہے ہیں جو ہدایت ملنے پر اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمائے ہیں۔

فائدہ 1: ہدایت سے ہدایت کے درجات میں اضافہ ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

● وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۔ (محمد:17)

اور جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے اللہ نے انھیں ہدایت میں اور ترقی دی ہے، اور انھیں ان کے حصے کا تقویٰ عطا فرمایا ہے۔

● وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۔ (مریم:76)

اور جن لوگوں نے سیدھا راستہ اختیار کرلیا ہے، اللہ ان کو ہدایت میں اور ترقی دیتا ہے۔

فائدہ 2: گمراہی سے حفاظت ہوتی ہے، جنت کا راستہ آسان ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۔
(طٰهٰ:123)

پھر اگر تمہیں میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا، وہ نہ گمراہ ہوگا، اور نہ کسی مشکل میں گرفتار ہوگا۔

فائدہ 3: دنیا وآخرت میں امن وامان، خوف وغم سے سلامتی، حقیقی امن وچین دل کا اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (انعام:48۔عثمانی)

ہم پیغمبروں کو اسی لیے تو بھیجتے ہیں کہ وہ (نیکیوں پر) خوشخبری سنائیں (اور نافرمانی پر اللہ کے عذاب سے) ڈرائیں۔ چنانچہ جو لوگ ایمان لے آئے اور اپنی اصلاح کر لی، ان کو نہ کوئی خوف ہوگا، اور نہ وہ غم گین ہوں گے۔

یعنی جس نے انبیاء علیہم السلام کی باتوں پہ یقین کیا اور اعتقادا وعملا اپنی حالت درست کر لی۔ حقیقی امن وچین اس کو نصیب ہوا۔ (تفسیر عثمانی)

- بے خوف وخطر مستقبل کی ضمانت۔

قرآن کریم میں ہے:

- **يَابَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔**

(اعراف:35۔عثمانی)

(اور اللہ نے انسان کو پیدا کرتے وقت ہی یہ تنبیہ کر دی تھی کہ) اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے کچھ پیغمبر آئیں جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سنائیں، تو جو لوگ تقوی اختیار کریں گے اور اپنی اصلاح کر لیں گے، ان پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غم گین ہوں گے۔

- **قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ**

المیزان مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (بقرة:38،طه:123)

ہم نے کہا اب تم سب یہاں سے اتر جاؤ پھر اگر میری طرف سے کوئی ہدایت تمہیں پہنچے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ کسی غم میں مبتلا ہوں گے

مزید ان آیات میں بھی خوف سے امن کا ذکر ہے:

(بقرة:62،112،262،277،مائدة:69،انعام:48،اعراف:35،
یونس:62،طه:112،123، نحل:112)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب:2

اسباب ہدایت

- اجمالی اسباب ہدایت

پہلا سبب: تقویٰ اور خوف خدا

دوسرا سبب: سچی طلب

تیسرا سبب: اپنی صلاحیتوں کو صحیح استعمال کرنا

النور مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اجمالی اسباب ہدایت

سوال: ہدایت کن کو ملتی ہے کن کو نہیں؟

جواب: اس کا اجمالی جواب یہ ہے کہ ان لوگوں کو ہدایت ملتی ہے۔

(1) خدا سے ڈرنے والوں کو: هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (بقرة:02)

(2) ماننے والوں کو: هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (اعراف:52)

(3) فرمانبرداری کرنے والوں کو: هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (نمل:02)

(4) نیکی کرنے والوں کو: هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ (لقمان:03)

وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ (احقاف:12)

(5) عقلمندوں کو عقل سے کام لینے پر: هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْأَلْبَابِ (غافر:54)

(6) یقین والوں کو: هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ (جاثيه:20)

(7) سچی طلب والوں کو: يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ (مائدة:16)

(8) حق پانے کیلئے خدا کی دی ہوئی قوتوں کو صحیح طور پر استعمال کرنے والوں کو:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ۔ اُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۔ (اعراف:179، نحل:78، سجدۃ:9، مؤمنون:78)

(9) اہل ہدایت (انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین، مؤمنین، منیبین، اہل علم) کی اتباع کرنے والوں کو: اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (انعام:90 آلوسی)

(10) عمل کرنے والوں کو: إِنَّ فِي هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ

(انبیاء:106، انوار البیان، درمنثور)

سوال: کن لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی ہے؟

جواب: اس کا اجمالی جواب یہ ہے کہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی ہے۔

(1) ظالموں کو: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

(انعام:144،33،82-آل عمران:86-مائدہ:51-نساء:168-قصص:50-احقاف:10-
اسراء:82،99-توبۃ:37-غافر:73-بروج:19-انشقاق:22-نحل:107)

(2) کافروں کو: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ

(مائدۃ:67-نساء:168-غافر:74-بروج:19-انشقاق:22-نحل:107-عنکبوت:49)

(3) فاسقوں کو: وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

(صف:5-منافقون:6-یونس:33-توبۃ:24،80-بقرۃ:26،99)

(4) کاذبوں کو: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (زمر:3-غافر:28)

(5) اسراف کرنے والوں کو: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ (غافر:28)

(6) تکبر کرنے والوں کو: كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ

(غافر:35-اعراف:146)

(7) شک کرنے والوں کو: كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ (غافر/34)

(8) شیطان کی اتباع کرنے والوں کو: وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ (نمل:24-حج:3،4-قصص:15-نساء:119،60)

(9) حسد کرنے والوں کو: بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا أَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ

(بقرۃ:90،109،213-آل عمران:19-شوریٰ:13،14-جاثیۃ:17)

(10) شیطان/لیڈروں/جعلی پیروں/باپ،دادا/اکثریت/مومنوں کے راستہ کے علاوہ کی اتباع کرنے والوں کو: وَقَالُوْا رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (احزاب:67)
إِنَّهُمْ أَلْفَوْا اٰبَاءَهُمْ ضَآلِّيْنَ (الصافات:66)

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ (نساء:115)

وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ (انعام:116)

(11) خواہشات پر چلنے والوں کو: فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(قصص: 50۔کہف: 28۔قمر: 3۔مائدۃ: 70۔بقرۃ: 87۔ نجم: 23۔ انعام: 56، 119۔ نازعات:40۔اعراف:176۔جاثیۃ:23۔فرقان:43۔ محمد:16۔روم:29۔مؤمنون:70، 71۔ یونس:15۔ص:26)

(12) جن کو اللہ گمراہ کردے/جن کے دلوں پر مہر لگ جائے ان کو: وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (زمر:36۔نحل:37۔اسراء:97۔نمل:37، 81۔یونس:43۔زخرف:40۔روم:53)

جن کے دل میں مرض ہے ان کو: وَأَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ (توبۃ: 124۔ بقرۃ: 10) وَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ (توبۃ:87۔منافقون:3۔انعام:25، کہف:52)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پہلا سبب: تقویٰ، خوف خدا

❑ جو بندے خدا سے ڈرتے ہیں جن کے دل پر خدا کے نام کا اثر ہوتا ہے جن کے خاکستر میں کوئی دبی ہوئی چنگاری موجود ہے جن کی انگیٹھیاں سرد نہیں ہوئیں ان کو قرآن سے ہدایت ملتی ہے، کیونکہ جو اپنے خدا سے خائف ہوگا اسکو امور مرضیہ غیر مرضیہ یعنی طاعت و معصیت کی ضرور تلاش ہوگی۔

اور جس نافرمان کے دل میں خوف ہی نہیں جسکا دل خوف خدا سے خالی ہے جس کیلئے خدا کے نام میں کوئی اثر اور کشش نہیں اسکو طاعت کی کیا فکر اور معصیت کا کیا اندیشہ وہ تو دین حاسہ ہی سے محروم ہے اور جب کسی کا کوئی حاسہ کم ہو تو اس کے محسوسات کا وہ کسی طرح حس اور ادراک نہیں کرسکتا۔

(بقرة/2، عثمانی، انوار البیان، روح المعانی۔طٰه، سعدی، جواهر القرآن از تفسیر کبیر، روح المعانی، مطالعہ قرآن کے اصولی و مبادی/164)

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

● الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (بقرة:2)

الم یہ کتاب ایسی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں یہ ہدایت ہے ان ڈر رکھنے والوں کے لیے

● وَإِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (حاقة:48)

اور یقین جانو کہ یہ پرہیزگاروں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

● فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا (مریم:97)

چنانچہ (اے پیغمبر) ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان بنا دیا ہے

تا کہ تم اس کے ذریعے متقی لوگوں کو خوشخبری دو، اور اسی کے ذریعے ان لوگوں کو ڈراؤ جو ضد کی وجہ سے جھگڑے پر آمادہ ہیں۔

● هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (آل عمران:138)

یہ تمام لوگوں کے لیے واضح اعلان ہے اور پرہیزگاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت۔

● وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (نور:34)

اور ہم نے وہ آیتیں بھی اتار کر تم تک پہنچا دی ہیں جو ہر بات کو واضح کرنے والی ہیں اور ان لوگوں کی مثالیں بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، اور وہ نصیحت بھی جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے کارآمد ہے۔

● وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (مائدۃ:46)

اور ہم نے ان کو انجیل عطا کی جس میں ہدایت تھی اور نور تھا، اور جو اپنے سے پہلی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والی اور متقیوں کے لیے سراپا ہدایت و نصیحت بن کر آئی تھی۔

● وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ (انبیاء:48)

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو حق و باطل کا ایک معیار (ہدایت کی) ایک روشنی اور ان متقی لوگوں کے لیے نصیحت کا سامان عطا کیا تھا۔

● وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ (اعراف:154)

اور ان میں جو باتیں لکھی تھیں، اس میں ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا سامان تھا جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

● إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَىٰهَا (نازعات:45)
جو شخص اس سے ڈرتا ہو، تم تو صرف اس کو خبردار کرنے والے ہو۔

● إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ (یسین:11)
تم تو صرف ایسے شخص کو خبردار کر سکتے ہو جو نصیحت پر چلے، اور خدائے رحمن کو دیکھے بغیر اس سے ڈرے۔

● مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ (ق:33)
جو خدائے رحمن سے اسے دیکھے بغیر ڈرتا ہو، اور اللہ کی طرف رجوع ہونے والا دل لے کر آئے۔

● أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ . الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ، وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ اللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ الْحِسَابِ (رعد:19-20-21)
جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا ہے، برحق ہے، بھلا وہ اس جیسا کیسے ہوسکتا ہے جو بالکل اندھا ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل و ہوش رکھتے ہوں۔
(یعنی) وہ لوگ جو اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں، اور معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔
اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے، یہ لوگ انھیں جوڑے رکھتے ہیں، اور اپنے پرورگار سے ڈرتے ہیں، اور حساب کے برے انجام سے خوف کھاتے ہیں۔

● إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْءَاخِرَةِ ۚ (ہود:103)

ان ساری باتوں میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔

● أَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (زمر:23)

اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، ایک ایسی کتاب جس کے مضامین ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، جس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں اپنے پروردگار کا رعب ہے ان کی کھالیں اس سے کانپ اٹھتی ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ذریعے وہ جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لے آتا ہے، اور جسے اللہ راستے سے بھٹکا دے، اسے کوئی راستے پر لانے والا نہیں۔

● سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ، وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى (أعلیٰ:10-11)

جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا، وہ نصیحت مانے گا۔ اور اس سے دور وہ رہے گا جو بڑا بد بخت ہوگا۔

● طٰهٰ مَآ أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ، إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى

(طٰہٰ:1-2-3)

طہ، ہم نے تم پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم تکلیف اٹھاؤ۔ البتہ یہ اس شخص کے لیے ایک نصیحت ہے جو ڈرتا ہو۔

● وَحَسِبُوْٓا أَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ (مائدۃ:71)

اور وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ کوئی پکڑ نہیں ہوگی، اس لیے اندھے بہرے بن گئے، پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی تو ان میں سے بہت سے پھر اندھے بہرے بن گئے، اور اللہ ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

- حضرت یوسف بن ماہک فرماتے ہیں:

میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عراقی ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ کفن کیسا ہونا چاہئے؟ ام المؤمنین نے کہا: افسوس اس سے مطلب! کسی طرح کا بھی کفن ہو تجھے کیا نقصان ہوگا۔ پھر اس شخص نے کہا ام المؤمنین مجھے اپنے مصحف دکھا دیجئیے۔ انہوں نے کہا کیوں؟ (کیا ضرورت ہے) اس نے کہا تا کہ میں بھی قرآن مجید اس ترتیب کے مطابق پڑھوں کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا پھر اس میں کیا قباحت ہے جونسی سورت تو چاہے پہلے پڑھ لے (جونسی سورت چاہے بعد میں پڑھ لے اگر اترنے کی ترتیب دیکھتا ہے) تو پہلے مفصل کی ایک سورت، اتری جس میں جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔ جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف رجوع ہو گیا (اعتقاد پختہ ہو گئے) اس کے بعد حلال وحرام کے احکام اترے، اگر کہیں شروع شروع ہی میں یہ اترتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے۔ اگر شروع ہی میں یہ اترتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے ہم تو زنا نہیں چھوڑیں گے اس کے بجائے مکہ میں محمد ﷺ پر اس وقت جب میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی یہ آیت نازل ہوئی:

بل الساعة موعدهم والساعة أدهى وأمر۔ (قمر:46)

لیکن سورۃ البقرہ اور سورۃ نساء اس وقت نازل ہوئیں، جب میں (مدینہ میں) نبی کریم ﷺ کے پاس تھی۔ پھر انہوں نے اس عراقی کے لیے اپنا مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کی تفصیل لکھوائی۔ (بخاری، رقم:4993)

سوال: متقی کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن کریم میں ہے:

وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (زمر:33)

اور جو لوگ سچی بات لے کر آئیں اور خود بھی اسے سچ مانیں وہ ہیں جو متقی ہیں

یعنی متقی وہ ہے کہ جو زندگی کے ہر کام میں ہر پہلو میں سچائی لیکر آئے اور شریعت جو ابدی سچائی ہے اس کو مانے (سیرت النبی شبلی، ابن قیم، سعدی) یعنی جو لوگ اس قرآن کو نسخۂ شفاء، مانتے بھی ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں وہ متقی ہیں۔

(تفسیر عثمانی۔اسراء:82۔فصلت:44۔یونس:58۔بقرۃ:125 ابن قیم)

● ابن عباس فرماتے ہیں متقی وہ ہیں جو اللہ کی پکڑ سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کے امید وار رہتے ہیں؛

الذین یحذرون من اللہ تعالیٰ عقوبته ویرجون رحمته۔

ا (بقرۃ/2،شوکانی، ابن کثیر، فتح البیان للقنوجی، ابن عاشور)

سوال: قرآن کریم میں متقیوں کی کیا کچھ ظاہری صفات اور علامات بھی بیان کی گئی ہیں؟

جواب: جی ہاں وہ یہ ہیں:

(1) عقل وحواس سے بالاتر چیزوں (اللہ کی ذات، جنت اور جہنم) پر دل سے ایمان رکھتے ہوں۔

(2) اہتمام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں (یعنی وقت کا خیال رکھتے ہوں اور خشوع وخضوع سے پڑھتے ہوں)

(3) اپنے مال کو اللہ کی محبت میں اللہ کے لیے خرچ کرتے ہیں۔(بقرۃ:2تا4)

(4) درست عقیدہ رکھتے ہوں (یعنی باری تعالیٰ، فرشتوں، نبیوں، کتابوں اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں) (بقرہ:176)

(5) زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ نفلی صدقات میں بھی اپنے مال کو اچھی جگہوں پر خرچ کرتے ہوں۔

(6) زکوٰۃ بھی قاعدہ کے مطابق ادا کرتے ہوں۔

(7) وعدہ پورا کرنے کے عادی ہوں۔

(8) مشکل اور تنگی کے اوقات میں صبر واستقلال کے خوگر ہوں۔ (بقرۃ:177)

(9) جن کی راتیں تلاوت ونوافل میں گزرتی ہوں۔ (آل عمران:112)

(10) اچھائی کی تلقین کرتے ہوں، برائی سے روکتے ہوں۔

(11) نیک کاموں کی طرف لپکتے ہوں۔ (آل عمران:113تا115)

(12) جب انہیں خوف دلایا جائے تو بجائے مرعوب ہونے کے، اللہ پر بھروسہ کرتے ہوں۔ (آل عمران:173)

(13) انصاف کرتے ہوں ظلم سے بچتے ہوں۔ (المائدۃ:8)

(14) خوشحالی اور بدحالی میں اللہ کے لیے مال خرچ کرتے ہوں۔ (آل عمران:132)

(15) غصہ کو پی جانے اور معاف کردینے کے عادی ہوں۔ (آل عمران:133)

(16) اگر غلطی سے کوئی بے حیائی کا کام کر بھی لیں یا کوئی گناہ ہو بھی جائے تو یاد آنے پر بجائے اس گناہ پر جمے رہنے کے فوراً اللہ کی طرف متوجہ ہوکر گناہوں پر شرمندہ ہوکر معافی مانگتے ہوں۔ (آل عمران:134-135)

(17) دینی شعائر اور دین سے وابستہ ہر چیز کا ادب کرتے ہوں۔ (حج:3، حج:32)

(18) ہمیشہ سچ کہتے ہوں اور سچی بات ہی کی تصدیق کرتے ہوں۔ (زمر:33)

سوال: تقویٰ سے ہدایت کس طرح، کس شکل میں ملتی ہے؟

جواب: انسان جب تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے ایک خاص نورِ ہدایت، نورتقویٰ سے نوازتے ہیں اس نور کی برکت سے انسان کو مزید ہدایت ملتی ہے۔

قرآن کریم کی درج ذیل آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

(انفال/29۔ اضواء البیان، ابو سعود)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے ساتھ تقویٰ کی روش اختیار کرو گے تو وہ تمہیں (حق و باطل کی) تمیز عطا کر دے گا اور تمہاری برائیوں کا کفارہ کر دے گا، اور تمہیں مغفرت سے نوازے گا، اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

● يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱتَّقُوا ٱللَّهَ وَءَامِنُوا بِرَسُولِهِۦ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِۦ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِۦ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (حدید:28)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ تا کہ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے۔ اور تمہارے لیے وہ نور پیدا کرے جس کے ذریعے تم چل سکو، اور تمہاری بخشش فرما دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔

● أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُۥ نُورًا يَمْشِى بِهِۦ فِى ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (انعام:122)

ذرا بتاؤ کہ جو شخص مردہ ہو، پھر ہم نے اسے زندگی دی ہو، اور اس کو ایک روشنی مہیا کر دی ہو جس کے سہارے وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہو، کیا وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ وہ اندھیروں میں گھرا ہوا ہو جن سے کبھی نکل نہ پائے؟ اسی طرح کافروں کو یہ سجھا دیا گیا ہے وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں، وہ بڑا خوشنما کام ہے۔

سوال: تقویٰ کے ثمرات وفوائد کیا کیا ہیں؟

جواب: ● تقویٰ بہترین زادِ راہ ہے۔

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ ٱلزَّادِ ٱلتَّقْوَىٰ (بقرۃ:197)

اور (حج کے سفر میں) زادراہ ساتھ لے جایا کرو، کیونکہ بہترین زادراہ تقویٰ ہے۔

ضرورت اور احتیاج کے وقت کام آنے والی چیزوں میں سب سے زیادہ کام آنے والی چیز تقویٰ ہے، سب سے زیادہ انسان کی ضرورتوں اور کاموں میں معاون تقویٰ ہے۔

- **تقویٰ بہترین لباس ہے۔**

يٰبَنِيٓ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِيۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيۡرٌ (اعراف/26)

اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے ان حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا برا ہے، اور جو خوشنمائی کا ذریعہ بھی ہے۔ اور تقوی کا جو لباس ہے وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ سب اللہ کی نشانیوں کا حصہ ہے، جن کا مقصد یہ ہے کہ لوگ سبق حاصل کریں۔

یعنی باطن کو خوبیوں صفات، اعمال صالحہ سے آراستہ کرنا یہ باطن کا لباس ہے، اس کا نام لباس تقویٰ ہے۔ یہ لباس انسان کو دنیا و آخرت میں خوبصورت بناتا ہے، انسانی شخصیت کو جیسی خوبصورتی اس لباس تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے ایسی خوبصورتی کسی قیمتی سے قیمتی عمدہ سے عمدہ لباس سے بھی حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔ لہٰذا صرف لباس ظاہری کی فکر میں نہیں رہنا چاہیے۔ لباس تقویٰ پہننا چاہیے۔

- **تقویٰ سے اللہ تعالیٰ کی خصوصی معیت حاصل ہوتی ہے۔**

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ

(نحل:128۔ توبۃ:123،32)

یقین رکھو کہ اللہ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو تقوی اختیار کرتے ہیں اور جو احسان پر عمل پیرا ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائید، مدد و نصرت اہل تقویٰ کو حاصل ہوتی ہے۔

- **تقویٰ والوں کا ولی اور متولی اللہ ہیں۔**

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الۡمُتَّقِيۡنَ (جاثیۃ:19) اور اللہ متقی لوگوں کا دوست ہے۔

● جس کا اللہ ولی و کفیل ہو اسکو کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔

●وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (نساء:45)
اور رکھوالا بننے کے لیے بھی اللہ کافی ہے، اور مددگار بننے کے لیے بھی اللہ کافی ہے۔

●وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۔(مائدۃ:56)
اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو دوست بنائے تو (وہ اللہ کی جماعت میں شامل ہوجاتا ہے اور) اللہ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے۔

● مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۚ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (عنکبوت:41)
جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے رکھوالے بنا رکھے ہیں، ان کی مثال مکڑی کی سی ہے، جس نے کوئی گھر بنالیا ہو، اور کھلی بات ہے کہ تمام گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔ کاش کہ یہ لوگ جانتے۔

● تقویٰ والے ہی حقیقتاً اللہ کے ولی ہیں۔

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (انفال:34، معارف القرآن)
متقی لوگوں کے سوا کسی قسم کے لوگ اس کے متولی نہیں ہوسکتے

● تقویٰ والا اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (آل عمران:76)
بھلا پکڑ کیوں نہیں ہوگی؟ (قاعدہ یہ ہے کہ) جو اپنے عہد کو پورا کرے گا اور گناہ سے بچے گا تو اللہ ایسے پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔

● تقویٰ والوں کو اللہ کی خصوصی رحمتیں/ مغفرت ملتی ہیں۔

●يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوا بِرَسُولِهٖ يُؤْتِكُم كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهٖ (حدید:28)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ تا کہ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے۔

●وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُم تُرْحَمُونَ (حجرات:10)

اور اللہ سے ڈرو تا کہ تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کیا جائے۔

●وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ إِنَّا هُدْنَآ إِلَيْكَ قَالَ عَذَابِيْٓ أُصِيْبُ بِهٖ مَنْ أَشَاءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۔(اعراف:156)

اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دیجیے اور آخرت میں بھی۔ ہم (اس غرض کے لیے) آپ ہی سے رجوع کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا: اپنا عذاب تو میں اسی پر نازل کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں۔ اور جہاں تک میری رحمت کا تعلق ہے وہ ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ چنانچہ میں یہ رحمت (مکمل طور پر) ان لوگوں کے لیے لکھوں گا جو تقویٰ اختیار کریں۔

● تقویٰ والوں کے اعمال کو من جانب اللہ شرف قبولیت نصیب ہوتا ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۔(مائدۃ:27)

اور (اے پیغمبر) ان کے سامنے آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناؤ۔ جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تھی، اور ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی، اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ اس (دوسرے نے پہلے سے) کہا کہ: میں تجھے قتل کر ڈالوں گا۔ پہلے نے کہا کہ اللہ تو ان

لوگوں سے (قربانی) قبول کرتا ہے جو متقی ہوں۔

● عند اللہ فضیلت، شرف کا معیار تقویٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔ (حجرات:13)

اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لیے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔

● تقویٰ سے علم ملتا ہے۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ (بقرۃ:282)

اور اللہ کا خوف دل میں رکھو، اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے،

● تقویٰ سے غم و پریشانیوں، مشکلات سے نجات اور جہاں سے گمان نہ ہو وہاں سے روزی ملتی ہے۔

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا۔ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(طلاق:2-3)

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔

اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا۔

● تقویٰ والوں کے کام سنوار دئے جاتے ہیں، گناہ معاف ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں

● يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا۔ يُصْلِحْ لَكُمْ

أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (احزاب:70-71)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سیدھی سچی بات کہا کرو۔ اللہ تمہارے فائدے کے لیے تمہارے کام سنوار دے گا، اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا۔

- وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ أَجْرًا (طلاق:5)

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا، اور اس کو زبردست ثواب دے گا۔

- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ (انفال:29)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے ساتھ تقویٰ کی روش اختیار کرو گے تو وہ تمہیں (حق و باطل کی) تمیز عطا کر دے گا اور تمہاری برائیوں کا کفارہ کر دے گا، اور تمہیں مغفرت سے نوازے گا۔

- تقویٰ سے کام آسان ہوتے ہیں۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ أَمْرِهٖ يُسْرًا (طلاق:4)

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔

- تقویٰ والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی جاتی ہے۔

- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْۤا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (توبة:123)

اے ایمان والو! ان کافروں سے لڑو جو تم سے قریب ہیں۔ اور ہونا یہ چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی محسوس کریں۔ اور یقین رکھو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

- وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْۤا أَنَّ

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (توبۃ:36)

اور تم سب مل کر مشرکوں سے اسی طرح لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں، اور یقین رکھو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔

- وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۭ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ (آل عمران:120)

اگر تم صبر اور تقوی سے کام لو تو ان کی چالیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گی۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ سب اللہ کے (علم اور قدرت کے) احاطے میں ہے۔

- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (آل عمران:200)

اے ایمان والو! صبر اختیار کرو، مقابلے کے وقت ثابت قدمی دکھاؤ، اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے جمے رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔

- بَلٰٓى ۙ إِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ (آل عمران:125)

ہاں! بلکہ اگر تم صبر اور تقوی اختیار کرو اور وہ لوگ اپنے اسی ریلے میں اچانک تم تک پہنچ جائیں تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتے تمہاری مدد کو بھیج دے گا جنہوں نے اپنی پہچان نمایاں کی ہوئی ہوگی

- وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (آل عمران:123)

اللہ نے تو (جنگ) بدر کے موقع پر ایسی حالت میں تمہاری مدد کی تھی جب تم بالکل بے سروسامان تھے۔ لہٰذا (صرف) اللہ کا خوف دل میں رکھو، تاکہ تم شکرگزار بن سکو۔

● متقیوں کا انجام ہمیشہ اچھا ہی ہوتا ہے۔

قصہ یوسفؑ کے بعد فرمایا:

● إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (یوسف: 90)

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اور صبر سے کام لیتا ہے، تو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

● وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (طٰہٰ: 132)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے اور بہتر انجام تقویٰ ہی کا ہے۔

● وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (اعراف: 169)

اور آخرت والا گھر ان لوگوں کے لیے کہیں بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ (اے یہود) کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

● تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (قصص: 83)

وہ آخرت والا گھر تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں نہ تو بڑائی چاہتے ہیں، اور نہ فساد، اور آخرت انجام پرہیزگاروں کے حق میں ہوگا۔

● وَلَأَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (یوسف: 57)

اور آخرت کا جو اجر ہے وہ ان لوگوں کے لیے کہیں زیادہ بہتر ہے جو ایمان لاتے اور تقویٰ پر کاربند رہتے ہیں۔

● وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۔ (نساء: 77)

اور جو شخص تقویٰ اختیار کرے اس کے لیے آخرت کہیں زیادہ بہتر ہے۔

● زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بقرۃ:212)

جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، ان کے لیے دنیوی زندگی بڑی دلکش بنادی گئی ہے، اور وہ اہل ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں، حالانکہ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے وہ قیامت کے دن ان سے کہیں بلند ہوں گے۔

● وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا. ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا (مریم:71-72)

اور تم میں سے کوئی نہیں ہے جس کا اس (دوزخ) پر گزر نہ ہو۔ اس بات کا تمہارے پروردگار نے حتمی طور پر ذمہ لے رکھا ہے۔ پھر جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے، انھیں تو ہم نجات دے دیں گے، اور جو ظالم ہیں، انھیں اس حالت میں چھوڑ دیں گے کہ وہ اس (دوزخ میں) گھٹنوں کے بل پڑے ہوں گے۔

● وأزلفت الجنة للمتقين (شعراء:90)

اور جنت متقی لوگوں کے لیے قریب کر دی جائے گی۔

● تقویٰ والوں کو ہدایت ملتی ہے۔

● هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (بقرۃ:2)

اور جنت متقی لوگوں کے لیے قریب کر دی جائے گی۔

● يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا (انفال:29)

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے ساتھ تقویٰ کی روش اختیار کرو گے تو وہ تمہیں (حق و باطل کی) تمیز عطا کر دے گا۔

● تقویٰ والوں کے سچے ہونے کے اللہ گواہ ہیں۔

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (زمر:33)

اور جو لوگ سچی بات لے کر آئیں اور خود بھی اسے سچ مانیں وہ ہیں جو متقی ہیں

● تقویٰ سے انسان کے اندر شکر گزاری پیدا ہوتی ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔(آل عمران:123)

لہٰذا (صرف) اللہ کا خوف دل میں رکھو، تا کہ تم شکر گزار بن سکو۔

سوال: تقویٰ کیسے حاصل ہوتا ہے؟

جواب:

(1) توحید خالص پر جمنے، صرف اللہ ہی کی عبادت کرنے، دوام اطاعت، دوام عبادت سے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرۃ:21، کاندھلوی، طبری، جواھر، ماجدی)

اے لوگو اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور ان لوگوں کو پیدا کیا جو تم سے پہلے گزرے ہیں تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

(2) کتاب وسنت پر مضبوطی سے عمل کرنے سے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرۃ:63)

اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا اور تمہارے اوپر طور پہاڑ کو اٹھایا (اور ہم نے تم سے کہا) مضبوطی کے ساتھ پکڑو اس کتاب کو جو ہم نے تمہیں دی ہے اور اس میں جو کچھ ہے اسے یاد رکھو، تا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

(3) مثبت و منفی جتنے اعمال ہیں ان پر عمل کرنے، ہدایت اور تقویٰ والے راستہ پر چلنے سے۔

● قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۔
وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ
وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۔ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ
وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَٰلِكُمْ
وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۔
وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ
بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔

(انعام:151-152 ھدایت القرآن/بقاعی، ابن عاشور، سعدی)

آپ کہہ دیں! تم آؤ میں سنادوں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے نہ مار ڈالو ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کے کاموں کے پاس مت جاؤ جو اس میں ظاہر ہو اور پوشیدہ ہو جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے نہ مار ڈالو مگر حق کے ساتھ، یہ تم کو حکم کیا تاکہ تم سمجھو۔
اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس طرح کہ بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو، ہم ہر کسی کے ذمے وہی چیز لازم کرتے ہیں جس کی اس کو طاقت ہو جب بات کہو تو حق کی کہو اگرچہ وہ اپنا قریبی ہو۔ اور اللہ کا عہد پورا کرو تم کو یہ حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔
اور یہ کہ میری راہ سیدھی ہے، سو اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گے، یہ تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم بھٹکنے سے بچتے رہو۔

● وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ

(محمد:17۔ آلوسی، جوزی، قاسمی، فتح، ابن عاشور)

اور جو راہ پر آئے ہیں ان کی ہدایت اس سے اور بڑھ گئی ہے اور اس ہدایت

سے انہیں تقوی نصیب ہوا۔

(4) اللہ کے خوف سے اس کی نافرمانی کو چھوڑ دینا اس سے مزید نافرمانی سے بچنے کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(بقرة:179،قرطبی،سعدی،ثعلبی،شوکانی، کبیر)

اور قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے اے عقل مندو! تاکہ تم بچتے رہو۔

(5) خاص طور سے ایسے احکام پر عمل کرنے سے جن سے نفسانی خواہشات پر ضد پڑتی ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرة:183۔عثمانی،ماجدی،جواھر)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

روزہ کی غرض وغایت تقویٰ ہے، یعنی اپنی خواہشوں کو قابو میں رکھنا، اور جذبات کے تلاطم سے اپنے کو بچا لینا، اس سے ظاہر ہوا کہ روزہ ہمارے لیے ایک قسم کے روحانی علاج کے طور پر فرض ہوا۔ (سیرت النبیؐ، شبلی نعمانی: 289/5)

(6) اپنا مفاد قربان کرکے دوسروں کے ساتھ انصاف کرنے سے۔

إِعْدِلُوْا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (مائدة:3)

عدل کرو! یہی بات تقوی کے زیادہ نزدیک ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو

''عدل'' کا مطلب ہے کسی شخص کے ساتھ بدون افراط وتفریط کے وہ معاملہ کرنا جس کا وہ واقعی مستحق ہے۔ عدل وانصاف کی ترازو ایسی صحیح اور برابر ہونی چاہیے کہ عمیق سے عمیق محبت اور شدید سے شدید عداوت بھی اس کے دونوں پلوں میں سے کسی پلہ کو جھکا نہ سکے۔

جو چیزیں شرعاً مہلک یا کسی درجہ میں مضر ہیں اس سے بچاؤ کرتے رہنے سے جو ایک خاص نورانی کیفیت آدمی کے دل میں راسخ ہوجاتی ہے اس کا نام ''تقوی'' ہے۔ تحصیل تقویٰ کے

اسباب قریبہ و بعیدہ بہت سے ہیں۔ تمام اعمال حسنہ اور خصال خیر کو اس کے اسباب و معدات میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ''عدل وقسط'' یعنی دوست و دشمن کے ساتھ یکساں انصاف کرنا اور حق کے معاملہ میں جذبات محبت و عداوت سے قطعاً مغلوب نہ ہونا یہ خصلت حصول تقویٰ کے موثر ترین اور قریب ترین اسباب میں سے ہے۔ اسی لیے هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ فرمایا (یعنی یہ عدل جس کا حکم دیا گیا تقویٰ سے نزدیک تر ہے) کہ اس کی مزاولت کے بعد تقویٰ کی کیفیت بہت جلد حاصل ہو جاتی ہے۔

یعنی ایسا عدل و انصاف جسے کوئی دوستی یا دشمنی نہ روک سکے اور جس کے اختیار کرنے سے آدمی کو متقی بننا سہل ہو جاتا ہے اس کے حصول کا واحد ذریعہ خدا کا ڈر اور اس کی شان انتقام کا خوف ہے۔ اور یہ خوف ''إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ م بِمَا تَعْمَلُونَ'' کے مضمون کا بار بار مراقبہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کسی مومن کے دل میں یہ یقین مستحضر ہوگا کہ ہماری کوئی چھپی یا کھلی حرکت حق تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں تو اس کا قلب خشیۃ الٰہی سے لرزنے لگے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تمام معاملات میں عدل و انصاف کا راستہ اختیار کرے گا۔ اور احکام الٰہیہ کے امتثال کے لیے غلامانہ تیار رہے گا۔ پھر اس نتیجہ پر ثمرہ وہ ملے گا جسے اگلی آیت میں بیان فرمایا ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا الخ۔ (تفسیر عثمانی)

(7) اپنے حقوق میں ایثار کرنے سے۔

وَأَنْ تَعْفُوٓا أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (بقرۃ: 237، کبیر)

اور اگر تم درگزر کرو تو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔

(8) اہل تقویٰ کی صحبت سے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ (توبۃ: 119)

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو

دوسرا سبب: سچی طلب والوں کو ہدایت ملتی ہے

❑ جنہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اسکی رضا، حق اور حقیقت کو پانے کی سچی طلب اور تڑپ ہوتی ہے انہیں ہدایت ملتی ہے، اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ وہ طلب پر دیتا ہے، طلب کی اسکے یہاں بڑی قیمت ہے، موجودہ حالت پر بے اطمینانی اور عدمِ قناعت اصلاحِ حال کی کوشش اور راستہ کی تلاش اس کے یہاں سعادت کا پہلا قدم ہے پہلی چیز انابت ہے دوسری چیز تغیر حال ہے جس کے اندر طلب ہی نہ ہو اس کے لیے حق کی دعوت کیا مؤثر ہوسکتی ہے۔ (مطالعہ قرآن کے اصول ومبادی:161)

قرآن کریم کی بہت سی آیا سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ (مائدۃ:16)

جس سے اللہ اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کے راستے دکھاتے ہیں اور اپنے حکم سے ان کو اندھیرں سے روشنی کی طرف نکالتے ہیں اور ان کی سیدھی راہ پر چلاتے ہیں۔

- وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ (انفال:23)

اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو ان کو سنا دیتا

- وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ (مائدۃ:84)

اور ہمیں کیا حق ہے کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور حق بات پر جو ہمارے پاس آئی ہے اور اس کی توقع رکھیں کہ ہمارا رب ہم کو نیک بختوں کے ساتھ داخل کردے گا۔

وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ (رعد:27)

اور جو اس کی طرف رجوع کرے اس کو اپنی راہ دکھاتا ہے۔

• وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ أَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَأَنَابُوْٓا إِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ ۗ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ۔

(زمر:17-18)

اور جو لوگ شیطانوں کی عبادت سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے ان کے لیے خوشخبری ہے، سو آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیں۔ جو بات سنتے ہیں، پھر جو اس میں سب سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور وہی عقل والے ہیں۔

• أَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ إِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ إِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ (شوریٰ:13)

اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے جسے چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اسے جو رجوع کرے۔

• وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ (غافر:13)

اور نصیحت وہی سنتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے رہتا ہے۔

• تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ (ق:08)

سمجھانے کو اور یاد دلانے کے لیے اپنی طرف رجوع کرنے والے بندے کو۔

• مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ (ق:33)

جو ڈرا رحمن سے بن دیکھے اور دل لایا رجوع کرنے والا۔

• أَفَلَمْ يَرَوْا إِلٰى مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنْ نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ۚ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ (سبا:09)

ان لوگوں نے نہیں دیکھا جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے

ہے آسمان اور زمین میں۔ اگر ہم چاہیں انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں، تحقیق اس میں ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے نشانی ہے۔

- إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (رعد:11)

اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ نہ بدلیں جو ان کے جیوں میں ہے۔

- قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ أَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ (هود:28)

کہا کہ اے میری قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے رب کے صاف راستہ پر ہوں اور اس نے مجھ پر اپنے پاس سے رحمت بھیجی، پھر اس کو تمہاری آنکھوں سے اوجھل رکھا تو کیا ہم تم کو اس پر مجبور کر سکتے ہیں حالانکہ تم اس سے نفرت کرتے ہو۔

النصیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تیسرا سبب: حق اور حقیقت پانے کیلئے خدا کی دی ہوئی قوتوں کو جو صحیح استعمال کرتے ہیں انہیں ہدایت ملتی ہے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

(نحل:78)

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ تم کسی چیز کو نہ جانتے تھے اور دیے تم کو کان اور آنکھیں اور دل تا کہ تم احسان مانو۔

- وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۔

(سجدۃ:09)

اور تمہارے لیے کان اور آنکھ اور دل بنا دیے تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

- وَهُوَ الَّذِيْٓ أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ(مؤمنون:78)

اور اسی نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیے تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔

- لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (اعراف:179)

ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں اور وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں وہی لوگ غافل ہیں۔

(1) غور وفکر سوچ وبچار سے کام لینا

حق اور حقیقت کو پانے کے لیے غور وفکر سوچ وبچار سے کام لینا، دل ودماغ کو استعمال کرنا۔ قرآن کریم میں ہے:

- أَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ أَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ (حج:46،عثمانی)

تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں جس سے انھیں وہ دل حاصل ہوتے جو انھیں سمجھ دے سکتے، یا ایسے کان حاصل ہوتے جن سے وہ سن سکتے؟ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ وہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں۔

- بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ (نمل:66)

بلکہ آخرت کے بارے میں ان (کافروں) کا علم بے بس ہوکر رہ گیا ہے، بلکہ وہ اس کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں، بلکہ اس سے اندھے ہوچکے ہیں۔

- هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۔ (غافر:13،مطالعہ قرآن اصول ومبادی،علی میاں:168)

وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا اور تمہارے لیے آسمان سے رزق

اتارتا ہے۔ اور نصیحت تو وہی مانا کرتا ہے جو (ہدایت کے لیے دل سے رجوع ہو۔

1) آیات تنزیلیہ وتکوینیہ (آفاق میں اپنے نفسوں میں قدرت، صنعت، حکمت، سنن الٰہی) میں غور وفکر کرنا

• آیات تنزیلیہ میں غور کرنا:

قرآن کریم میں ہے:

• بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (نحل:44)

ان پیغمبروں کو روشن دلائل اور آسمانی کتابیں دے کر بھیجا گیا تھا۔ اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر بھی یہ قرآن اس لیے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے ان باتوں کی واضح تشریح کر دو جو ان کے لیے اتاری گئی ہیں اور تاکہ وہ غور وفکر سے کام لیں۔

• لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔

(حشر:21)

اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ کے رعب سے جھکا جا رہا ہے، اور پھٹا پڑتا ہے۔ اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر سے کام لیں۔

• آیات تکوینیہ میں غور کرنا:

قرآن کریم میں ہے:

• وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ (یوسف:105)

اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے، مگر یہ ان سے منہ موڑ جاتے ہیں۔

• وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (انعام:4)

اور (ان کافروں کا حال یہ ہے کہ) ان کے پاس ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے جب بھی کوئی نشانی آتی ہے، تو یہ لوگ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

• وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (حجر:81 از عثمانی)

اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ موڑے رہے۔

• آفاق میں غور کرنا:

قرآن کریم میں ہے:

• الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:191)

جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں، (اور انھیں دیکھ کر بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ آپ (ایسے فضول کام سے) پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔

• وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (رعد:3)

اور وہی ذات ہے جس نے یہ زمین پھیلائی، اس میں پہاڑ اور دریا بنائے،

اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے دو دو جوڑے پیدا کیے۔ وہ دن کو رات کی چادر اڑھا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان ساری باتوں میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کریں۔

• اپنے نفسوں میں غور کرنا:

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

•أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۤئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُونَ (روم:8)

بھلا کیا انھوں نے اپنے دلوں میں غور نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان پائی جانے والی چیزوں کو بغیر کسی برحق مقصد کے اور کوئی میعاد مقرر کیے بغیر پیدا نہیں کر دیا۔ اور بہت سے لوگ ہیں کہ اپنے پروردگار سے جا ملنے کے منکر ہیں۔

•وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوٓا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ

(روم:21)

اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے، یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

•وَفِيٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (ذاریات:21)

اور خود تمہارے اپنے وجود میں بھی۔ کیا پھر بھی تمہیں دکھائی نہیں دیتا؟

•سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيٓ أَنفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ

الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (فصلت:53)

ہم انھیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل کر سامنے آ جائے کہ یہی حق ہے۔ کیا تمہارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا گواہ ہے؟

2) قرآنی قصص وواقعات موجودہ، گزشتہ حالات میں غور وفکر کر کے ان سے عبرت لینا

قرآن کریم میں ہے:

- سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (فصلت:53)

ہم انھیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل کر سامنے آ جائے کہ یہی حق ہے۔ کیا تمہارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا گواہ ہے؟

- أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ (توبہ:126)

کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ وہ ہر سال ایک دو مرتبہ کسی آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں، پھر بھی نہ وہ توبہ کرتے ہیں، اور نہ کوئی سبق حاصل کرتے ہیں؟

• قرآنی قصص میں غور کرنا:

قرآن کریم میں ہے:

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (اعراف:176)

لہٰذا تم یہ واقعات ان کو سناتے رہو، تاکہ یہ کچھ سوچیں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

• قرآنی مثالوں میں غور کرنا:

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

• وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ

(عنکبوت:43)

ہم یہ مثالیں لوگوں کے فائدے کے لیے دیتے ہیں، اور انھیں سمجھتے وہی ہیں جو علم والے ہیں۔

• أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ (بقرۃ:266)

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں (اور) اس کو اس باغ میں اور بھی ہر طرح کے پھل حاصل ہوں، اور بڑھاپے نے اسے آ پکڑا ہو، اور اس کے بچے ابھی کمزور ہوں، اتنے میں ایک آگ سے بھرا بگولا آ کر اس کو اپنی زد میں لے لے اور پورا باغ جل کر رہ جائے؟ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

• إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (یونس:24)

دنیوی زندگی کی مثال تو کچھ ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا جس کی وجہ سے زمین سے اگنے والی وہ چیزیں خوب گھنی ہو گئیں جو انسان

اور مویشی کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا یہ زیور پہن لیا، اور سنگھار کر کے خوشنما ہوگئی اور اس کے مالک سمجھنے لگے کہ بس اب یہ پوری طرح ان کے قابو میں ہے، تو کسی رات یا دن کے وقت ہمارا حکم آگیا (کہ اس پر کوئی آفت آجائے) اور ہم نے اس کو کٹی ہوئی کھیتی کی سپاٹ زمین میں اس طرح تبدیل کر دیا جیسے کل وہ تھی ہی نہیں۔ اسی طرح ہم نشانیوں کو ان لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔

•وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ-وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۔(اعراف:175-176)

اور (اے رسول) ان کو اس شخص کا واقعہ پڑھ کر سناؤ جس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا فرمائیں مگر وہ ان کو بالکل چھوڑ نکلا، پھر شیطان اس کے پیچھے لگا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہوگیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں کی بدولت اسے سربلند کرتے، مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا، اور اپنی خواہشات کے پیچھے پڑا رہا، اس لیے اس کی مثال اس کتے کی سی ہوگئی کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تب بھی وہ زبان لٹکا کر ہانپے گا، اور اگر اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکا کر ہانپے گا۔ یہ ہے مثال ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ لہٰذا تم یہ واقعات ان کو سناتے رہو، تاکہ یہ کچھ سوچیں۔

•لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

(حشر:21)

اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ کے رعب سے جھکا جا رہا ہے، اور پھٹا پڑتا ہے۔ اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور وفکر سے کام لیں۔

• قرآنی احکام میں غور کرنا:

قرآن کریم میں ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۔

(بقرۃ:219)

لوگ آپ سے شراب اور جوے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ بھی ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اللہ کی خوشنودی کے لیے) کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجیے کہ ''جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو'' اللہ اسی طرح اپنے احکام تمہارے لیے صاف صاف بیان کرتا ہے تا کہ تم غور وفکر سے کام لو۔

• سنن الٰہی میں غور کرنا:

(1) فرماں بردار نافرمان قوموں کے انجام میں غور کرنا:

قرآن کریم میں ہے:

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۔ (آل عمران:137)

تم سے پہلے بہت سے واقعات گزر چکے ہیں، اب تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جنہوں نے (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا ان کا انجام کیسا ہوا؟

(2) سنن زوجیہ میں غور کرنا:

قرآن کریم میں ہے:

● وَمِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ خَلَقۡنَا زَوۡجَیۡنِ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ (ذاریات:49)

اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے ہیں، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

● وَهُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ فِیۡهَا رَوَاسِیَ وَاَنۡهٰرًا ؕ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡهَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ (رعد:3)

اور وہی ذات ہے جس نے یہ زمین پھیلائی، اس میں پہاڑ اور دریا بنائے، اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے دو دو جوڑے پیدا کیے۔ وہ دن کو رات کی چادر اڑھا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان ساری باتوں میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کریں۔

● فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا وَّمِنَ الۡاَنۡعَامِ اَزۡوَاجًا ۚ یَذۡرَؤُكُمۡ فِیۡهِ ؕ لَیۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ (شوریٰ:11)

وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے ہیں، اور مویشیوں کے بھی جوڑے بنائے ہیں۔ اسی ذریعے سے وہ تمہاری نسل چلاتا ہے۔ کوئی چیز اس کے مثل نہیں ہے، اور وہی ہے جو ہر بات سنتا، سب کچھ دیکھتا ہے۔

● وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ تَنۡتَشِرُوۡنَ (روم:20)

اور اس کی (قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تم دیکھتے ہی دیکھتے انسان بن کر (زمین میں) پھیلے پڑے ہو۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) سننِ موت وحیات میں غور کرنا:

قرآن کریم کی درج ذیل آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

● إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ ۖ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قٰدِرُونَ عَلَيْهَا أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ۚ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (یونس:24)

دنیوی زندگی کی مثال تو کچھ ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا جس کی وجہ سے زمین سے اگنے والی وہ چیزیں خوب گھنی ہوگئیں جو انسان اور مویشی کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا یہ زیور پہن لیا، اور سنگھار کر کے خوشنما ہوگئی اور اس کے مالک سمجھنے لگے کہ بس اب یہ پوری طرح ان کے قابو میں ہے، تو کسی رات یا دن کے وقت ہمارا حکم آ گیا (کہ اس پر کوئی آفت آ جائے) اور ہم نے اس کو کٹی ہوئی کھیتی کی سپاٹ زمین میں اس طرح تبدیل کر دیا جیسے کل وہ تھی ہی نہیں۔ اسی طرح ہم نشانیوں کو ان لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔

● كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ۔

(رحمٰن:26-27)

اس زمین میں جو کوئی ہے، فنا ہونے والا ہے۔ اور (صرف) تمہارے پروردگار کی جلال والی، فضل وکرم والی ذات باقی رہے گی۔

(4) سننِ ہدایت وضلالت میں غور کرنا:

(5) سننِ عروج وزوال میں غور کرنا:

(6) سننِ نصرت وتائید ودفاع میں غور کرنا:

(7) سننِ ابتلا میں غور کرنا:

3) دنیاوی معاملات ذاتی تجربات میں غور و فکر کرکے اس کے ذریعے آخرت کے معاملات کو سمجھنے کی کوشش کرنا معنوی حقیقتوں کو محسوسی مثالوں سے سمجھنا۔

مولانا محمد منظور نعمانیؒ فرماتے ہیں:

تجربہ سے خوب سمجھا ہے کہ جب کبھی کسی کو اس حال میں دیکھا کہ وہ میری لکھی ہوئی کوئی کتاب قدر اور توجہ سے پڑھ رہا ہے تو دل سرور سے بھر گیا اور اس شخص سے ایک خاص تعلق اور لگاؤ پیدا ہو گیا، ایسا تعلق اور لگاؤ جو بہت سے قریبی عزیزوں، دوستوں سے بھی نہیں ہوتا۔ بہر حال میں نے تو اپنے اسی تجربہ سے یہ سمجھا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنے پاک کلام قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنتا اور دیکھتا ہوگا، تو اس بندہ پر اس کو کیسا پیار آتا ہوگا (الا یہ کہ اپنے کسی شدید جرم کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور نظر کرم کا مستحق ہی نہ ہو) (معارف الحدیث:73/5 قرآن)

4) پسند ناپسند کے متفقہ معیارات کے ذریعہ اللہ اور رسول ﷺ کی پسند ناپسند جاننے کی کوشش کرنا۔

قرآن کریم میں ہے:

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (روم:28)

وہ تمہیں خود تمہارے اندر سے ایک مثال دیتا ہے۔ ہم نے جو رزق تمہیں دیا ہے، کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمہارا شریک ہے کہ اس

رزق میں تمہارا درجہ ان کے برابر ہو (اور) تم ان غلاموں سے ویسے ہی
ڈرتے ہو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو؟ ہم اسی طرح دلائل
ان لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیں۔

5) مصنوعات کو دیکھ کر ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے استعمال کرتے ہوئے مصنوعات میں گم نہ ہو جانا بلکہ صانع کی قدرت، صنعت، حکمت، نعمت سنن میں غور کر کے اس کے وجود وحدانیت ہر چیز پر قدرت، علیم وخبیر، رحمٰن و مہربان ہونے کو پہچاننا دوسروں کو اس کی پہچان کروانا

قرآن کریم کی درج ذیل آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۔(فصلت:37)

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہیں یہ رات اور دن اور سورج اور چاند۔ نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو اور سجدہ اس اللہ کو کرو جس نے انھیں پیدا کیا ہے۔ اگر واقعی تمہیں اسی کی عبادت کرتی ہے۔

- وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ(مؤمنون:21،ابو سعود)

اور حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے مویشیوں میں بڑی نصیحت کا سامان ہے جو (دودھ) ان کے پیٹ میں ہے، اس سے ہم تمہیں سیراب کرتے ہیں، اور ان میں تمہارے لیے بہت سے فوائد ہیں، اور انہی سے تم غذا بھی حاصل کرتے ہو۔

● سائنسی ایجادات میں سائنس والوں کی عقل وفکر، حکمت ودانائی سے خود مرعوب ہونے یا دوسروں کو کرنے کے بجائے جس ذات نے سائنس دانوں کو یہ استعداد وصلاحیت دی اس سے متاثر ہوا جائے یا متاثر کیا جائے نیز چیزوں میں تاثیر بتانے والے، دکھانے والوں سے زیادہ چیزوں میں تاثیر ڈالنے والے سے متاثر ہوا جائے۔

قرآن کریم کی درج ذیل آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

● إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ۔ (ق:37،عثمانی نضرۃ النعیم تدبر از ابن قیم)

یقیناً اس میں اس شخص کے لیے بڑی نصیحت کا سامان ہے جس کے پاس دل ہو، یا جو حاضر دماغ بن کر کان دھرے۔

● تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (ملك:8-10)

ایسا لگے گا جیسے وہ غصے سے پھٹ پڑے گی۔ جب بھی اس میں (کافروں کا) کوئی گروہ پھینکا جائے گا تو اس کے محافظ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں بیشک ہمارے پاس خبردار کرنے والا آیا تھا، مگر ہم نے (اسے) جھٹلا دیا، اور کہا کہ: اللہ نے کچھ نازل نہیں کیا، تمہاری حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم بڑی بھاری گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور وہ کہیں گے کہ: اگر ہم سن لیا کرتے اور سمجھ سے کام لیا کرتے تو (آج) دوزخ والوں میں شامل نہ ہوتے۔

• منافقوں کو قبر میں کہا جائے گا لا دریت و لا تلیت (یعنی نہ خود سمجھا نہ دوسروں سے سمجھنے کی کوشش کی)

وفی عون المعبود شرح ابی داود لا علمت ما ھو الحق والصواب ولااتبعت اھل الحق ای ما کنت محققا للامر ولا مقلدا لاھله (عون المعبود)

□ غور وفکر کے فوائد

(1) غور وفکر کرنے والوں کو ہدایت ملتی ہے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا ای الذین نظروا فی دلائلها (کبیر)

یعنی جو قدرت، صنعت، حکمت الٰہی کے دلائل پر غور وفکر کرے ہیں انہیں ہدایت ملتی ہے (انوار البیان، ماجدی)

(2) غور وفکر کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے

قرآن کریم میں ہے:

إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْأَلْبَابِ- الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران:109-191)

بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بارے بارے آنے جانے میں ان عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ جو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں، (اور انھیں دیکھ کر بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ آپ

(ایسے فضول کام سے) پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔

(2) دوسروں سے سمجھنے کی کوشش کرنا

جو لوگ جانتے ہیں ان سے سمجھنے کی کوشش کرنا، معلوم کرنا، سیکھتے رہنا اپنی جہالت پر قناعت نہ ہو، آبائی رسم و رواج ہی کو دین نہ سمجھنا، حق و سچ کی تلاش میں رہنا۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

● فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (نحل:43)

(اے منکرو) اب اگر تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے تو جو علم والے ہیں ان سے پوچھ لو۔

● وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (توبۃ:122)

اور مسلمانوں کے لیے یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ (ہمیشہ) سب کے سب (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہوں۔ لہٰذا ایسا کیوں نہ ہو کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک گروہ (جہاد کے لیے) نکلا کرے، تاکہ (جو لوگ جہاد میں نہ گئے ہوں وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے لیے محنت کریں، اور جب ان کی قوم کے لوگ (جو جہاد میں گئے ہیں) ان کے پاس واپس آئیں تو یہ ان کو متنبہ کریں، تاکہ وہ (گناہوں سے) بچ کر رہیں۔

● كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

(روم:59،بقاعی ابوسعود،قاسمی،عثمانی)

اللہ اسی طرح ان لوگوں کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیتا ہے جو سمجھ سے کام نہیں لیتے۔

● بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (انبیا:24،عثمانی)

لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ حق بات کا یقین نہیں کرتے،

اس لیے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

● بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ

(یونس:39بقاعی)

بات دراصل یہ ہے کہ جس چیز کا احاطہ یہ اپنے علم سے نہیں کرسکے، اسے انھوں نے جھوٹ قرار دے دیا، اور ابھی اس کا انجام بھی ان کے سامنے نہیں آیا اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے، انھوں نے (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا۔ پھر دیکھو کہ ان ظالموں کا انجام کیسا ہوا؟

● فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (غافر:83)

چنانچہ جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی کھلی دلیلیں لے کر آئے تب بھی وہ اپنے اس علم پر ہی ناز کرتے رہے جو ان کے پاس تھا، اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اسی نے ان کو آگھیرا۔

● فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

(احقاف:26)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس میں بعض مسلمان قوموں کی تعریف فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا:

> یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں میں نہ دین کی سمجھ پیدا کرتی ہیں، نہ اُن کو دین سکھاتی ہیں، نہ اُن کو نصیحت کرتی ہیں، نہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتی ہیں اور نہ ان کو بری باتوں سے روکتی ہیں۔ اور کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں سے نہ علم سیکھتی ہیں، نہ دین کی سمجھ حاصل کرتی ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتی ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم

سکھائیں ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، ان کو نصیحت کریں، انہیں اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے روکیں اور دوسرے لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھیں، ان سے دین کی سمجھ حاصل کریں اور ان کی نصیحت قبول کریں، اگر ایسا نہ ہوا تو میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دونگا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونسی قومیں مراد لی ہیں؟ لوگوں نے کہا: أشعرِی قوم کے لوگ مراد ہیں کہ وہ علم والے ہیں اور ان کے آس پاس کے دیہاتی دین سے ناواقف ہیں۔ یہ خبر أَشْعَری لوگوں کو پہنچی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بعض قوموں کی تعریف فرمائی اور ہم پر ناراضگی کا اظہار فرمایا، ہمارا کیا قصور ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا:

یا تو یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں، ان کو نصیحت کریں، ان کو اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے منع کریں اور ایسے ہی دوسرے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے سیکھیں، ان سے نصیحت حاصل کریں، دین کی سمجھ بوجھ لیں ورنہ میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دونگا۔

اشعری لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم دوسروں کو سمجھ دار بنائیں؟ رسول اللہ نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا۔ انہوں نے تیسری دفعہ پھر یہی عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا۔ پھر انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک سال کی مہلت ہم کو دیدیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْہُمْ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ۔

بنی اسرائیل میں جو لوگ کافر تھے ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے لعنت کی گئی تھی اور یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ

انہوں نے حکم کی مخالفت کی اور حد سے نکل گئے۔ جس برائی میں وہ مبتلا تھے
اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے، ان کا یہ کام واقعی برا تھا۔

(طبرانی، ترغیب، دعوت:704)

ذٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

(مائدة:82)

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں بہت سے علم دوست عالم اور بہت سے تارک
الدنیا درویش ہیں نیز یہ وجہ بھی ہے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے کہ کفار مکہ اور یہود کی بنسبت نصاریٰ کی حضور سے دشمنی کم تھی ان میں بنسبت یہود کے قبول حق کی استعداد زیادہ تھی علم، زہد، نرم دلی تواضع تھی آگے فرماتے ہیں کہ قبول حق سے عموما 3 چیزیں مانع ہوتی ہیں (1) جہل (2) حب دنیا (3) حسد و تکبر

- نیز سورہ فاتحہ غیر المغضوب علیھم و الضالین کی تشریح میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم سے محرومی کل دو طرح پر ہوتی ہیں (1) عدم علم (2) جان بوجھ کر، کوئی گمراہ فرقہ اگلا پچھلا ان دو سے خارج نہیں۔

❑ دوسروں سے کیسے سمجھنا

- پہلا کام: سننا

ان لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی جو دین کی بات کو سنتے ہی نہیں، سننا نہیں چاہتے، انہیں سننا ہی گوارا نہیں (نوح/عثمانی) نصیحتوں کو کسی خاطر ہی میں نہیں لاتے کہتے ہیں کہ یہ کیا باتیں شروع کر دیں سنی ان سنی کر دیتے ہیں متوجہ ہی نہیں ہوتے کان نہیں دھرتے دیہان نہیں دیتے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ

جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَّأَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ (عثمانی، سبا:16)

پھر بھی انھوں نے (ہدایت سے) منہ موڑ لیا، اس لیے ہم نے ان پر بند والا سیلاب چھوڑ دیا، اور ان کے دونوں طرف کے باغوں کو ایسے دو باغوں میں تبدیل کر دیا جو بدمزہ پھلوں، جھاؤ کے درختوں اور تھوڑی سی بیریوں پر مشتمل تھے۔

- فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ (مدثر:49)

اب ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ یہ نصیحت کی بات سے منہ موڑے ہوئے ہیں؟

- قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ (انبیا:42)

کہہ دو کہ: کون ہے جو رات میں اور دن میں خدائے رحمٰن (کے عذاب سے) سے تمہارا بچاؤ کرے؟ مگر وہ ہیں کہ اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

- كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا (طه:99)

(اے پیغمبر) ماضی میں جو حالات گزرے ہیں ان میں سے کچھ واقعات ہم اسی طرح تم کو سناتے ہیں، اور ہم نے تمہیں خاص اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ عطا کیا ہے۔

- مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ أُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ (عثمانی، احقاف:3)

ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کسی برحق مقصد کے بغیر اور کسی متعین میعاد کے بغیر پیدا نہیں کر دیا۔ اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ اس چیز سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس سے انھیں خبردار کیا گیا ہے۔

- وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ (شعرا:5)

(ان کا حال تو یہ ہے کہ) ان کے پاس خدائے رحمن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے، یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

- وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (یسین:46)

اور ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آتی جس سے وہ منہ نہ موڑ لیتے ہوں۔

- بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ (فصلت:4)

یہ قرآن خوشخبری دینے والا بھی ہے، اور خبردار کرنے والا بھی پھر بھی ان میں سے اکثر لوگوں نے منہ موڑ رکھا ہے جس کے نتیجے میں وہ سنتے نہیں ہیں

- وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ (فصلت:26)

اور یہ کافر (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ: اس قرآن کو سنو ہی نہیں، اور اس کے بیچ میں غل مچادیا کرو تا کہ تم ہی غالب رہو

- يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (فرقان:30)

اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہیں گے کہ: یا رب! میری قوم اس قرآن کو بالکل چھوڑ بیٹھی تھی۔

- أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا

أُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَإِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ إِلَيْهِ مُرِيْبٍ (ابراھیم:9)

(اے کفار مکہ) کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، قوم نوح، عاد، ثمود اور ان کے بعد آنے والی قومیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان سب کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے دلائل لے کر آئے، تو انھوں نے ان کہ منہ پر اپنے ہاتھ رکھ دیے، اور کہا کہ: جو پیغام تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے، ہم اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، اور جس بات کی تم ہمیں دعوت دے رہے ہو، اس کے بارے میں ہمیں بڑا بھاری شک ہے۔

- وَإِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا أَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (نوح:7)

اور میں نے جب بھی انھیں دعوت دی، تا کہ آپ ان کی مغفرت فرمائیں تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں، اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے، اپنی بات پر اڑ رہے، اور تکبر ہی تکبر کا مظاہرہ کرتے رہے۔

- قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ۔ (مومنون:66)

میری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں مڑ جاتے تھے۔

- وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (انفال:2)

اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور ترقی دیتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ إِذْ

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ (بخاری، رقم:66، مسلم)

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ تین شخص آئے تو (ان میں سے) دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آ گئے اور ایک چلا گیا (ابو واقد) کہتے ہیں کہ وہ دونوں (کچھ دیر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑے رہے، پھر ان میں سے ایک نے حلقہ میں گنجائش دیکھی اور وہ اس وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے (جہاں) مجلس ختم ہوتی تھی، بیٹھ گیا اور تیسرا واپس چلا گیا، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (وعظ سے) فراغت پائی، تو صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی حالت نہ بتاؤں کہ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے (بھی) اس سے حیاء کی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے (بھی) اس سے اعراض فرمایا۔

قرآن کریم میں ہے:

- وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ إِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا إِذًا

أَبَدًا (کھف:57)

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیتوں کے حوالے سے نصیحت کی جائے، تو وہ ان سے منہ موڑ لے، اور اپنے ہاتھوں کے کرتوت کو بھلا بیٹھے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے (ان لوگوں کے کرتوت کی وجہ سے) ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیے ہیں جن کی وجہ سے وہ اس (قرآن) کو نہیں سمجھتے، اور ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دی ہے۔ اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ، تب بھی وہ صحیح راستے پر ہرگز نہیں آئیں گے۔

- حٰمٓ، تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ، بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ إِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عٰمِلُوْنَ (فصلت:1-5)

یہ کلام اس ذات کی طرف سے نازل کی جا رہا ہے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے عربی قرآن کی شکل میں یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں علم حاصل کرنے والوں کے لیے تفصیل سے بیان کی گئی ہیں یہ قرآن خوشخبری دینے والا بھی ہے، اور خبردار کرنے والا بھی پھر بھی ان میں سے اکثر لوگوں نے منہ موڑ رکھا ہے جس کے نتیجے میں وہ سنتے نہیں ہیں اور (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) کہتے ہیں کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس کے لیے ہمارے دل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں ہمارے کان بہرے ہیں، اور ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔ لہٰذا تم اپنا کام کرتے رہو۔ ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔

- جیسے سننا چاہیے ویسے سننا

(1) استماع ہو:

کان لگا کر سننا، اپنے ارادے سے اہمیت سے اپنی ضرورت سمجھ کر سننا ہو، یہ نہیں کہ چلتے

پھرتے کوئی بات کان میں پڑ گئی تو سن لیا۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

- وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ (طه:13)

اور میں نے تمہیں (نبوت کے لیے) منتخب کیا ہے۔ لہٰذا جو بات وحی کے ذریعے کہی جارہی ہے اسے غور سے سنو۔

- وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(اعراف:204،عثمانی)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحمت ہو۔

- يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ

(حج:73)

لوگو! ایک مثال بیان کی جارہی ہے اب اسے کان لگا کر سنو! تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جن جن کو دعا کے لیے پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، چاہے اس کام کے لیے سب کے سب اکٹھے ہو جائیں، اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ ایسا دعا مانگنے والا بھی بودا اور جس سے دعا مانگی جارہی ہے وہ بھی۔

- فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ (زمر:18)

جو بات کو غور سے سنتے ہیں تو اس میں جو بہترین ہوتی ہے اس کی پیروی

کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی ہیں جو عقل والے ہیں۔

- وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا أَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ

(احقاف:29)

اور (اے پیغمبر) یاد کرو جب ہم نے جنات میں سے ایک گروہ کو تمہاری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں۔ چنانچہ جب وہ وہاں پہنچے تو انھوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ: خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ اپنی قوم کے پاس انھیں خبردار کرتے ہوئے واپس پہنچے۔

- يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ (شعراء:223)

وہ سنی سنائی بات لا ڈالتے ہیں، اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

- الاستماع لا يكون استماعا الا اذا توفر منه القصد اما السماع فانه قد يكون بقصد او بدون قصد (المصباح المنير)

(2) استماع + سمع + انصات ہو:

یکسوئی خاموشی کے ساتھ سنا جائے، کسی قسم کی بات چیت، شور وشغب، ذکر واذکار نہ ہو۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(اعراف:204)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحمت ہو۔

- وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا أَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ

(احقاف:29)

اور (اے پیغمبر) یاد کرو جب ہم نے جنات میں سے ایک گروہ کو تمہاری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں۔ چنانچہ جب وہ وہاں پہنچے تو انھوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ: خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ اپنی قوم کے پاس انھیں خبردار کرتے ہوئے واپس پہنچے۔

- لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ .(قیامہ:16)

(اے پیغمبر) تم اس قرآن کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو ہلایا نہ کرو۔

- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ(فصلت:26)

اور کافر کہنے لگے کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور جب پڑھنے لگیں تو شور مچا دیا کرو تا کہ تم غالب رہو۔

(3) القاء+شہید:

کان لگانے کے ساتھ دل کی توجہ اور دیہان بھی ہو، دل و دماغ بھی حاضر ہو، چہرے پر خوشی اور بشاشت کے اثرات ہوں۔ یہ سننا کھیل کود غفلت مدہوشی بے ہوشی کے ساتھ نہ ہو، چہرے پر نا گواری کے اثرات نہ ہوں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۔(ق:37)

جو شخص دل آگاہ رکھتا ہے یا (دل سے) متوجہ ہو کر سنتا ہے اس کے لیے اس میں نصیحت ہے۔

- مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ (انبیاء:2.3)

ان کے پاس کوئی نئی نصیحت ان کے رب کی طرف سے نہیں آتی مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں۔ ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

- أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ، وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ، وَأَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۔(نجم:61)

تو کیا تم اسی بات پر حیرت کرتے ہو؟ اور (اس کا مذاق بنا کر) ہنستے ہو، اور روتے نہیں ہو۔ اور تم غفلت میں پڑ رہے ہو۔

- وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۔(حج:72)

اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کی شکل بگڑ جاتی ہے اور آپ ان کے چہروں پر صاف طور پر ناگواری کے آثار دیکھتے ہیں۔

(4) استماع+طلب ہو:

سنتے وقت دل میں حق کو حقیقت کو پانے کی سچی طلب ہو۔

قرآن کریم میں ہے:

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (عثمانی،انفال:23)

اور اگر اللہ ان میں نیکی کا مادہ دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق دیتا اور (اگر بغیر صلاحیت کے) ان کو سنا دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

(5) استماع+ذکر ہو:

بات کو بھولیں نہیں، ذہن میں محفوظ کریں، یاد رکھیں، غور وفکر کے ذریعہ، تکرار مطالعہ کے ذریعہ، عمل اور دعوت کے ذریعہ۔

قرآن کریم میں ہے:

- لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۔(حاقه:12)

تا کہ اس کو تمہارے لیے یادگار بنائیں اور یادرکھنے والے کان اسے یادرکھیں

- وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ ط خُذُوا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

(بقرۃ:63،فتح ابو سعود،جواھر القرآن،مدارک، کبیر)

اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا اور تم پر کوہ طور بلند کیا کہ ہم نے جو کتاب تمہیں دی ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور اس میں جو کچھ ہے اسے یادرکھو تا کہ متقی بن جاؤ۔

- دوسرا کام: ماننا، قبول کرنا، اعراض انکار، استہزاء، نہ کرنا

- ہدایت ان لوگوں کو ملتی ہے جو علم نبوت پر علم وحی پر اعتماد کر کے اسکو مانتے ہیں یعنی جو حق و حقیقت دکھائی جائے سنائی جائے سمجھائی جائے اسے دیکھیں، سنیں سمجھیں مانیں قبول کریں۔

- جو ہدایت کی باتوں کو سن کر ماننے قبول کرنے کیلئے آمادہ نہ ہو جو نسخہ شفاء ہی کو نہ مانے طبیب کا اور علاج کا دشمن بن جائے اسے شفاء کیسے ملے گی؟ اسی طرح جن لوگوں پر مادیت، ظاہر پرستی، عقل پرستی پورے طور پر حاوی ہوتی ہے جو لوگ اپنے یقین اور اعتقاد کیلئے مادیات اور محسوسات کے پابند ہیں جو ہر چیز کو اگرچہ ماورائے عقل حقائق (وحی الٰہی) ہی ہو کو عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور جو چیز ان کی عقل وقیاس میں نہ آئے اسکا انکار کردیتے ہیں ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی۔ علم وحی کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بغیر زینے کے اوپر جانا چاہے یا بغیر پر یا بازو کے اڑنا چاہے ایسا شخص جس قدر اوپر جانے کی کوشش کرتا ہے اسکی مادیت اور کثافت اسکو نیچے کی طرف لاتی ہے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ إِلَّا خَسَارًا (عثمانی۔اسراء:82)

اور ہم قرآن کے ذریعے سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے

شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔

• وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ .(طبری۔ نحل:89)

اور ہم نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان مفصل ہے اور مسلمانوں (فرمان برداروں) کے لیے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔

• يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ .(عثمانی۔ یونس:57)

لوگو! تمہارے پاس رب کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔

• ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (ابن قیم۔ بقرۃ:2)

یہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (اور) ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے۔

• وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۔(ھود:120)

(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اور پیغمبروں کے وہ سب حالات جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں، ان سے ہم آپ کے دل کو تسلی دیتے ہیں اور ان قصوں میں آپ کے پاس حق پہنچ گیا اور یہ مومنوں کے لیے نصیحت اور عبرت ہے۔

• وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ .(نمل:77)

اور بیشک یہ مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

• وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ .(حج:54)

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے۔

• فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ (بقرۃ:26)

یہ حق ہے جو ان کے رب ہی کی طرف سے آیا ہے اور جو ماننے والے نہیں ہیں وہ انھیں سن کر کہنے لگتے ہیں کہ ایسی تمثیلوں سے اللہ کو کیا سروکار؟ اس طرح اللہ ایک ہی بات سے بہتوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے اور بہتوں کو راہ راست دیکھا دیتا ہے اور گمراہی میں وہ انھیں کو مبتلا کرتا ہے جو فاسق ہیں

- وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ .(تغابن:11)

اور جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

- اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ (نمل:81)

تم تو انہی لوگوں کو اپنی بات سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائیں، پھر وہی لوگ فرمان بردار ہوں۔

- قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (عثمانی۔ فصلت:44)

کہہ دو کہ جو ایمان لاتے ہیں ان کے لیے یہ ہدایت اور شفا ہے۔

- وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا .(مدثر:31)

اور مومنوں کا یقین اور زیادہ بڑھے۔

- اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى .(کھف:13)

وہ کئی جوان تھے، جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے۔ اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی تھی۔

- وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ.(اعراف:52،یوسف:111)

اور وہ مومنین کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

- اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ .(اعراف:188)

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

میں تو مومنوں کو ڈرانے اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔

- هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ. (اعراف:203)

یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے دانش اور بصیرت اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

- هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ (جاثیہ:20)

یہ قرآن لوگوں کیلئے دانائی کی باتیں ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔

- وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ .(یونس:101)

مگر جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کے لیے نہ ڈراوے کام آتے ہیں اور نہ ہی نشانیاں کام آتی ہیں۔

- وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ (عثمانی۔ فصلت:44)

جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں نقص یعنی بہرا پن ہے اور یہ ان کے حق میں اندھا ہونے کے برابر ہے۔ نقص کی وجہ سے گویا ان کو دور سے آواز دی جاتی ہے۔

- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۣ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ .(محمد:16)

اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہاں تک کہ سب کچھ سنتے ہیں لیکن جب تمہارے پاس سے چلے جاتے ہیں تو علم دین رکھنے والوں کو کہتے ہیں کہ "بھلا انھوں نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا رکھی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

• وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ. اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (بقرۃ:16)

اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو (ان سے) محض مذاق کررہے تھے۔

اللہ ان سے مذاق کرتا ہے اور انھیں ڈھیل دیتا ہے وہ اپنی سرکشی میں اندھے ہورہے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی خرید لی ہدایت کے بدلے سو نہ تو ان کی تجارت ہی سودمند ہوئی نہ وہ ہدایت پانے والے ہوئے۔

• وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا. (کھف:57)

اور اس سے ظالم کون جس کو اس کے رب کے کلام سے سمجھایا گیا تو اس نے اس سے منہ پھیرلیا، اور جو اعمال وہ آگے کر چکا اس کو بھول گیا۔ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور کانوں میں ثقل پیدا کردیا ہے کہ سن نہ سکیں اور اگر آپ ان کو رستے کی طرف بلائیں تو کبھی رستے پر نہ آئیں گے۔

• وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ۔

فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَٰٓؤُا مَا كَانُوا بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ

(شعراء:5.6)

ان کے پاس رحمن کی طرف سے کوئی نئی نشانی (نصیحت) نہیں آتی مگر یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

پس یہ تو جھٹلا چکے اب ان کو اس بات کی حقیقت معلوم ہو جائے گی، جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

- وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ۔

وَّجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ۔

(اسراء:45-46)

اور جب آپ قرآن پڑھا کرتے ہیں تو ہم آپ اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے پردے پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔

اور ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیتے ہیں اور جب آپ قرآن میں اپنے خدائے واحد کا ذکر کرتے ہیں تو وہ بدک کر پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔

- کیسے ماننا

(1) یقین ہو، شرح صدر ہو، شک نہ ہو۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِۦٓ أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ .

(زمر:33،بقرۃ:2)

اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں۔

• هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُونَ.(جاثیہ:20)

یہ قرآن لوگوں کیلئے دانائی کی باتیں ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔

• فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ أَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (انعام:125)

توجس کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے، گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے۔ اس طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے عذاب بھیجتا ہے۔

• إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ.(حجرات:15)

مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے لڑے یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں۔

• ءَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ.(ص:8)

کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت کی کتاب اتری ہے نہیں بلکہ یہ میری نصیحت کی کتاب سے شک میں ہیں۔ بلکہ انھوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔

• بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ .(نمل:66)

بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو چکا ہے بلکہ وہ اس سے شک میں

ہیں بلکہ اس سے اندھے ہو رہے ہیں۔

- وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ (غافر:34)

اور پہلے یوسف بھی تمہارے پاس نشانیاں لے کر آئے تھے۔ تو جو وہ لائے تھے اس سے تم ہمیشہ شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے تو تم کہنے لگے کہ اللہ اس کے بعد کبھی کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ اس شخص کو گمراہ کر دیتا ہے جو حد سے نکل جانے والا اور شک کرنے والا ہو۔

- وَإِنَّ الَّذِيْنَ أُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ۔ (شوریٰ:14)

اور جو لوگ ان کے بعد اللہ کی کتاب کے وارث ہوئے وہ اس کی طرف سے شبہ کی الجھن میں پھنسے ہوئے ہیں۔

- قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ أَتَنْهٰنَآ أَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ إِلَيْهِ مُرِيْبٍ (ہود:62)

انھوں نے کہا صالح! اس سے پہلے ہم تم سے کئی طرح کی امیدیں رکھتے تھے۔ (اب وہ ختم ہو گئیں) کیا تم ہمیں ان چیزوں سے منع کرتے ہو جن کو ہمارے بزرگ پوجتے آئے ہیں؟ اور جس بات کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں پوری طرح شبہ ہے۔

- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَإِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ۔ (ہود:110)

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں اختلاف کیا گیا۔ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا،

اور وہ تو اس سے بڑے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

- وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ (سباء:54)

اور ان میں ان کی خواہش کی چیزوں میں پردہ حائل کر دیا گیا جیسا کہ پہلے ان جیسے لوگوں سے کیا گیا وہ بھی الجھن میں ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے۔

(2) دل میں اثر لینا

عاجزی، خشوع، خوف وہیبت کے ساتھ کامل انقیاد ہو، حکم الٰہی کی عظمت ہو، اور اپنی عاجزی فروتنی کا تصور ہو اور دل فرمان برداری کے لیے جھکے ہوئے ہوں، انسان سراپا سر تسلیم خم ہو، دل میں کسی قسم کا بوجھ تنگی نہ ہو۔

(عثمانی، حدید، انوار البیان مائدہ، مؤمنون، معارف بقرة:45، ابن قیم حدید16 شنقیطی)

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ. (حدید:16)

جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، کیا ان کے لیے اب بھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لیے اور جو حق اترا ہے اس کے لیے پسیج جائیں؟ اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ان پر ایک لمبی مدت گزر گئی، اور ان کے دل سخت ہو گئے، اور (آج) ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں؟

- وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ. (آل عمران:199)

اور بیشک اہل کتاب میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اللہ کے آگے عجز و نیاز کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اس کتاب پر بھی جو تم پر نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو ان پر نازل کی گئی تھی۔

• وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.(حج:54)

اور (اس رکاوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے دور کیا) تا کہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے، وہ جان لیں کہ یہی (کلام) برحق ہے جو تمہارے پروردگار کی طرف سے آیا ہے، پھر وہ اس پر ایمان لائیں، اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں، اور یقین رکھو کہ اللہ ایمان والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے والا ہے۔

• وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ.(حج:34.35)

اور خوشخبری سنا دو ان لوگوں کو جن کے دل اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ جن کا حال یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں پر رعب طاری ہو جاتا ہے، اور جو اپنے اوپر پڑنے والی ہر مصیبت پر صبر کرنے والے ہیں، اور نماز قائم کرنے والے ہیں، اور جو رزق ہم نے انھیں دیا ہے، اس میں سے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتے ہیں۔

• إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ.(انفال:2)

مومن تو وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ

آیتیں ان کے ایمان کو اور ترقی دیتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

- أَللّٰهُ نَزَّلَ أَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ إِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِيۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَاءُ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ (زمر:23)

اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، ایک ایسی کتاب جس کے مضامین ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، جس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں اپنے پروردگار کا رعب ہے ان کی کھالیں اس سے کانپ اٹھتی ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ذریعے وہ جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لے آتا ہے، اور جسے اللہ راستے سے بھٹکا دے، اسے کوئی راستے پر لانے والا نہیں۔

- أَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ أَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ .(رعد:28)

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور جن کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ صرف اللہ کا ذکر ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

- قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ أَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ إِنَّ الَّذِيۡنَ أُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ إِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ يَخِرُّوۡنَ لِلۡأَذۡقَانِ سُجَّدًا .(اسراء:107)

(کافروں سے) کہہ دو کہ: چاہے تم اس پر ایمان لاؤ، یا نہ لاؤ، جب یہ (قرآن) ان لوگوں کے سامنے پڑھا جاتا ہے جن کو اس سے پہلے علم دیا گیا تھا تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں۔

- إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (سجدہ:15)

ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جن کا حال یہ ہے کہ جب انھیں ان آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں، اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں، اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

- وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا.
(فرقان:73)

اور جب انھیں اپنے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے بن کر نہیں گرتے۔

- فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
(نساء:65)

نہیں، (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تمہیں فیصل نہ بنائیں، پھر تم جو کچھ فیصلہ کرو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں، اور اس کے آگے مکمل طور پر سر تسلیم خم کر دیں۔

- يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ .(مائدہ:41)

اے پیغمبر! جو لوگ کفر میں بڑی تیزی دکھا رہے ہیں وہ تمہیں غم میں مبتلا نہ کریں یعنی ایک تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے زبان سے تو کہہ دیا ہے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، مگر ان کے دل ایمان نہیں لائے۔

- وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ

الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ .(مائدہ:83)

اور جب یہ لوگ وہ کلام سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوا ہے تو چونکہ انھوں نے حق کو پہچان لیا ہوتا ہے، اس لیے تم ان کی آنکھوں کو دیکھو گے کہ وہ آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں۔ (اور) وہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہٰذا گواہی دینے والوں کے ساتھ ہمارا نام بھی لکھ لیجیے۔

- **تیسرا کام: ماننے کے بعد مضبوطی سے قائم رہے**

اعتصام بالکتاب، استمساک بالکتاب، اخذ بالقوۃ اتباع، اطاعت کرے یعنی ماننے کے بعد ایمان لانے کے بعد مضبوطی سے قائم رہے جمارہے ڈٹا رہے استقامت کا مظاہرہ کرے

(1) قرآن وسنت کی تعلیمات کو مضبوطی سے تھامے اس میں کامیابی کا غیر متزلزل یقین ہو انفرادی اجتماعی زندگی میں اسی کو دستور العمل بنایا جائے کسی کے کسی نظام کو قانون کو لینے کی ضرورت محسوس نہ ہو

(2) مضبوطی، استقامت مجاہدہ سے ان تعلیمات پر عمل ہو۔

(مطالعہ قرآن کے اصول/169 بنیادی، علی میاں)

(3) انہی تعلیمات کو پھیلایا جائے بتایا جائے سنایا جائے آگے پہنچایا جائے

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَأَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(آل عمران، کاندھلوی، معالم القرآن، ماجدی، شفیع، آلوسی ابوسعود، کبیر)

اور تم کیسے کفر اپناؤ گے جبکہ اللہ کی آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں اور اس کا رسول تمہارے درمیان موجود ہے؟ اور (اللہ کی سنت یہ ہے

کہ) جو شخص اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لے، وہ سیدھے راستے تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

• فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا (نساء:175)

چنانچہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور انھوں نے اسی کا سہارا تھام لیا ہے، اللہ ان کو اپنے فضل اور رحمت میں داخل کرے گا اور انھیں اپنے پاس آنے کے لیے سیدھے راستے تک پہنچائے گا۔

• فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

(زخرف:43،معالم، ابن کثیر، کبیر)

لہٰذا تم پر جو وحی نازل کی گئی ہے، اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔ یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو۔

• وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرۃ:63)

اور وقت یاد کرو جب ہم نے تم سے (توراۃ پر عمل کرنے کا) عہد لیا تھا، اور کوہ طور کو تمہارے اوپر اٹھا کھڑا کیا تھا۔ (کہ) جو (کتاب) ہم نے تمہیں دی ہے اس کو مضبوطی سے تھامو اور اس میں جو کچھ (لکھا) ہے اس کو یاد رکھو، تاکہ تمہیں تقویٰ حاصل ہو

• وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوْا بِأَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ (اعراف:145)

اور ہم نے ان کے لیے تختیوں میں ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی، (اور یہ حکم دیا کہ) اب اس کو مضبوطی سے تھام لو، اور اپنی قوم کو حکم دو کہ

اس کے بہترین احکام پر عمل کریں۔ میں عنقریب تم کو نافرمانوں کا گھر دکھا دوں گا۔

• وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ- وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا أَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(اعراف:170-171)

اور جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں تو ہم ایسے اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

اور (یاد کرو) جب ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اس طرح اٹھا دیا تھا جیسے وہ کوئی سائبان ہو اور انھیں یہ گمان ہو گیا تھا کہ وہ ان کے اوپر گرنے ہی والا ہے (اس وقت ہم نے حکم دیا تھا کہ) ہم نے تمھیں جو کتاب دی ہے اسے مضبوطی سے تھامو اور اس کی باتوں کو یاد کرو، تاکہ تم تقوی اختیار کر سکو۔

• يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (مریم:12 عثمانی)

(پھر جب یحی پیدا ہو کر بڑے ہو گئے تو ہم نے ان سے فرمایا) اے یحی! کتاب کو مضبوطی سے تھام لو۔

• وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ (محمد:17)

اور جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے اللہ نے انھیں ہدایت میں اور ترقی دی ہے، اور انھیں ان کے حصے کا تقوی عطا فرمایا ہے۔

• وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ (مریم:76)

اور جن لوگوں نے سیدھا راستہ اختیار کر لیا ہے، اللہ ان کو ہدایت میں اور ترقی دیتا ہے۔

• فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى، فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى، وَأَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى، وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى (لیل:9)

اب جس کسی نے (اللہ کے راستے میں مال) دیا، اور تقویٰ اختیار کیا۔ اور سب سے اچھی بات کو دل سے مانا۔ تو ہم اس کو آرام کی منزل تک پہنچنے کی تیاری کرا دیں گے۔ رہا وہ شخص جس نے بخل سے کام لیا، اور (اللہ سے) بے نیازی اختیار کی۔ اور سب سے اچھی بات کو جھٹلایا۔

- إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيْمَانِهِمْ

(یونس:9 ابن قیم)

(دوسری طرف) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں، ان کے ایمان کی وجہ سے ان کا پروردگار انھیں اس منزل تک پہنچائے گا کہ نعمتوں سے بھرے باغات میں ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔

- ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (بقرة:2)

یہ کتاب ایسی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں یہ ہدایت ہے ان ڈر رکھنے والوں کے لیے۔

- هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ (ابن کثیر، ابن عاشور، ابو حیان، لقمان:3)

جو نیک لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت بن کر آئی ہے۔

- وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى إِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ

(احقاف:12)

اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت بن کر آ چکی ہے، اور یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جو عربی زبان میں ہوتے ہوئے اس کو سچا بتا رہی ہے تا کہ ان ظالموں کو خبردار کرے، اور نیک کام کرنے والوں کے لیے خوشخبری بن جائے۔

- إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى أُولٰٓئِكَ أَنْ يَّكُوْنُوْا

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (توبہ:18)

اللہ کی مسجدوں کو تو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے ہوں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ایسے ہی لوگوں سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ وہ صحیح راستہ اختیار کرنے والوں میں شامل ہوں گے۔

• أَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (انعام:82)

(حقیقت تو یہ ہے کہ) جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور انھوں نے اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم کا شائبہ بھی آنے نہیں دیا امن اور چین تو بس انہی کا حق ہے،اور وہی ہیں جو صحیح راستے پر پہنچ چکے ہیں۔

• قُلْ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا (نور:54)

(ان سے) کہو کہ: اللہ کا حکم مانو اور رسول کے فرمان بردار بنو، پھر بھی اگر تم نے منہ پھیرے رکھا تو رسول پر تو اتنا ہی بوجھ ہے جس کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے،اور جو بوجھ تم پر ڈالا گیا ہے،اس کے ذمہ داری تم خود ہو۔اگر تم ان کی فرمان برداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے،

• وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (نسا:69)

اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین

• قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (اعراف:158)

(اے رسول ان سے) کہو کہ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جس کے قبضے میں تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ اب تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ جو نبی امی ہے، اور جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے، اور اس کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت حاصل ہو۔

- وَإِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (زخرف:61)

اور یقین رکھو کہ وہ (یعنی عیسیٰ (علیہ السلام)) قیامت کی ایک نشانی ہیں۔ اس لیے تم اس میں شک نہ کرو، اور میری بات مانو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

- وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

(صف:5،منافقون:6،توبة:24-80،بقرة:99)

اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا۔

- وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (احزاب:36)

اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا حتمی فیصلہ کر دیں تو نہ کسی مومن مرد کے لیے یہ گنجائش ہے نہ کسی مومن عورت کے لیے کہ ان کو اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی رہے۔ اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) اہل ہدایت (انبیاء، اہل حق، علماء، صلحاء) کی اتباع کرنا

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ (انعام:90آلوسی)

یہ لوگ (جن کا ذکر اوپر ہوا) وہ تھے جن کو اللہ نے (مخالفین کے رویے پر صبر کرنے کی) ہدایت کی تھی، لہٰذا (اے پیغمبر) تم بھی انہی کے راستے پر چلو۔ (مخالفین سے) کہہ دو کہ میں تم سے اس (دعوت) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ یہ تو دنیا جہان کے سب لوگوں کے لیے ایک نصیحت ہے، اور بس۔

- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (احزاب:21)

حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے امید رکھتا ہو، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

- قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (اعراف:158)

(اے رسول ان سے) کہو کہ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جس کے قبضے میں تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ اب تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ جو نبی امی ہے، اور جو اللہ پر اور

اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے، اوراس کی پیروی کروتا کہ تمہیں ہدایت حاصل ہو۔

(5) ہدایت کی، استقامت کی دعائیں کرنا

یعنی حق اور حقیقت کو پانے کے لیے پابندی سے اورقات قبولیت میں تفرع زاری کی دعائیں کرنا، جن معاملات میں تردد ہو کوئی واضح اور صاف پہلو سمجھ نہ آتا ہو تو خوب استخارہ، اللہ تعالیٰ سے راہنمائی لینے کے بعد کسی پہلو کو اختیار کرنا۔

قرآن کریم میں ہے:

- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (فاتحہ:5)

ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما

- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:8)

(ایسے لوگ یہ دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے، اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔

باب:3

اسباب گمراہی

- پہلا سبب: تکبر
- دوسرا سبب: حسد، ضد، عناد، بغض
- تیسرا سبب: خواہشات
- چوتھا سبب: آبائی دین اور خاندانی رسم و رواج کی اتباع کرنا
- پانچواں سبب: حق اور حقیقت کو پانے کے لیے اپنی قوتیں استعمال نہ کرنا

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پہلا سبب: تکبر

❑ جن کے دلوں میں تکبر نخوت غرور کا مرض ہوتا ہے، جھوٹی عزت نفس اور خودداری کا جاہلی جذبہ ہوتا ہے ان کو ہدایت نہیں ملتی، اول تو تکبر کی وجہ سے حق اور حقیقت سمجھ نہیں آتی، اور اگر سمجھ آ بھی جائے تو غرور نخوت کی وجہ سے حق کے آگے گردن نہیں جھکتی عار کی وجہ سے اتباع نہیں ہوتی۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (غافر:35)

اسی طرح اللہ ہر سرکش متکبر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے

- سَأَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ .(اعراف:146)

جو لوگ زمین میں ناحق غرور کرتے ہیں ان کو اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا۔ اگر یہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اسے اپنا راستہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کی راہ دیکھیں تو اسے اپنا راستہ بنالیں۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے غفلت کرتے رہے۔

- وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ .(نمل:14۔عثمانی)

اور بے انصافی اور غرور سے ان سے انکار کیا لیکن ان کے دل ان کو مان

چکے تھے سو دیکھ لو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا؟

• وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ -يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ .(جاثیة:8۔7)

ہر جھوٹے گناہ گار پر افسوس ہے- کہ اللہ کی آیتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، اور وہ ان کو سن بھی لیتا ہے مگر پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں تو ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

• ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ-فَقَالَ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ-إِنْ هٰذَآ إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ .(مدثر:23۔24۔25)

پھر پشت پھیر کر چلا اور قبول حق سے غرور کیا- پھر کہنے لگا کہ یہ تو جادو ہے جو اگلوں سے چلا آرہا ہے- پھر بولا یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ بشر کا کلام ہے۔

• إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ -لَا جَرَمَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ.

(نحل:23۔22،آلوسی، رازی، بقاعی، ابوسعود)

تمہارا معبود تو اکیلا ہے تو جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انکار کر رہے ہیں اور وہ سرکش ہو رہے ہیں۔ یہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اللہ اس کو ضرور جانتا ہے۔ وہ اللہ سرکشوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

• وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوٓا أَصَابِعَهُمْ فِيٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا.(نوح:7۔آلوسی)

جب میں نے ان کو بلایا کہ توبہ کرو اور تو ان کو معاف فرمائے تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور کپڑے اوڑھ لیے اڑ گئے اور بڑا غرور کیا

- وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ .(منافقون:5)

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لیے مغفرت مانگیں تو سر ہلا دیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھو کہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں

- وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا .(نسا:173)

اور جن لوگوں نے بندگی کو عار سمجھا اور تکبر کیا ان کو اللہ دردناک سزا دے گا۔ اور اللہ کے سوا (جن جن کی سرپرستی و مددگاری پر وہ بھروسہ رکھتے ہیں ان میں سے) کسی کو بھی اپنے لیے حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے

- تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ .(اعراف:101)

یہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ کو سناتے ہیں اور ان کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں لیکر آئے مگر وہ ایسے نہیں تھے کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہوں اسے مان لیں۔ اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔

- ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ .(یونس:74)

پھر نوح کے بعد اور پیغمبر ہم نے ان کی اپنی قوم کی طرف بھیجے، تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس بات کو پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان لے آتے، اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

- إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ

أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ .(اعراف:40)

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے (یہ ناممکن ہے) اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

❏ تکبر کے مظاہر

سوال: تکبر کے مظاہر اور شکلیں جو حق قبول کرنے سے مانع ہوتی ہیں کیا کیا ہیں؟

جواب:

(1) جسمانی قوت عسکری قوت پارٹی کی ٹیکنالوجی کی قوت کا گھمنڈ

قوم عاد:

فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ (فصلت:15)

جو عاد تھے وہ ناحق ملک میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے؟ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت بڑھ کر ہے اور وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے رہے۔

(2) قومیت کا غرور، نسلی فخر، خطابت، قوت بیانی، زبان دانی، صحافت کا غرور گھمنڈ

فرعون:

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ (زخرف:52)
وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ، قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (اعراف:11-14،بقرة:34)

اور ہم نے ہی تم کو شروع میں مٹی سے پیدا کیا پھر تمہاری شکل وصورت بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کیا لیکن۔ ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں نے تجھے حکم دیا تو کس بات نے تمہیں سجدہ کرنے سے باز رکھا؟ اس نے کہا کہ "میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔

(3) قابلیت لیاقت ہنر علمی مہارت کا گھمنڈ ذہانت عقلمندی سمجھداری اعجاب بالرأی اپنی رائے پر جمود واصرار کا دھوکہ

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ۔ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ

عِندِیْ ؕ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّأَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ (قصص:77۔78)

اور اللہ نے تمہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس کے ذریعے آخرت والا گھر بنانے کی کوشش کرو۔ اور دنیا میں سے بھی اپنے حصے کو نظر انداز نہ کرو۔ اور جس طرح اللہ نے تم پر احسان کیا ہے تم بھی (دوسروں پر) احسان کرو۔ اور زمین میں فساد مچانے کی کوشش نہ کرو۔ یقین جانو اللہ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ کہنے لگا: یہ سب کچھ تو مجھے خود اپنے علم کی وجہ سے ملا ہے۔ بھلا کیا اسے اتنا بھی علم نہیں تھا کہ اللہ نے اس سے پہلی نسلوں کے ایسے ایسے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا تھا جو طاقت میں بھی اس سے زیادہ مضبوط تھے اور جن کی جمعیت بھی زیادہ تھی۔ اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا بھی نہیں جاتا۔

• وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ.(عنکبوت:39)

اور قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ہم نے ہلاک کیا (۱۹) موسیٰ ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے تھے، مگر انھوں نے زمین میں تکبر سے کام لیا، اور وہ (ہم سے) جیت نہ سکے۔

• فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔(غافر:83)

چنانچہ جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی کھلی دلیلیں لے کر آئے تب بھی وہ اپنے اس علم پر ہی ناز کرتے رہے جو ان کے پاس تھا، اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اسی نے ان کو آگھیرا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

• وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا أَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۗ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ .(بقرۃ:13)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی اسی طرح ایمان لے آؤ جیسے دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جیسے بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں؟ خوب اچھی طرح سن لو کہ یہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن وہ یہ بات نہیں جانتے

(4)مالی، معاشی برتری کا گھمنڈ

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

• وَمَآ أَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ إِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ .(سباء:34)

اور جس کسی بستی میں ہم نے کوئی خبردار کرنے والا پیغمبر بھیجا، اس کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ: جس پیغام کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

• وَ كَذٰلِكَ مَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ إِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ.

(زخرف:23)

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے جب بھی کسی بستی میں کوئی خبردار کرنے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے دولت مند لوگوں نے یہی کہا کہ: ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر پایا ہے، اور ہم انہی کے نقش قدم کے پیچھے چل رہے ہیں۔

• إِذَآ أَرَدْنَآ أَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۔ (اسراء:16)

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوش حال لوگوں کو (ایمان اور اطاعت کا) حکم دیتے ہیں، پھر وہ وہاں نافرمانیاں کرتے ہیں، تو ان پر بات پوری ہو جاتی ہے، چنانچہ ہم انھیں تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں۔

• وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ. (مؤمنون:33)

ان کی قوم کے وہ سردار جنہوں نے کفر اپنا رکھا تھا، اور جنہوں نے آخرت کا سامنا کرنے کو جھٹلایا تھا، اور جن کو ہم نے دنیوی زندگی میں خوب عیش دے رکھا تھا، انھوں نے (ایک دوسرے سے) کہا: اس شخص کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ یہ تمہی جیسا ایک انسان ہے۔ جو چیز تم کھاتے ہو، یہ بھی کھاتا ہے، اور جو تم پیتے ہو، یہ بھی پیتا ہے۔

• فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ. (هود:27)

اس پر ان کی قوم کے وہ سردار لوگ جنہوں نے کفر اختیار کر لیا تھا، کہنے لگے کہ: ہمیں تو اس سے زیادہ (تم میں) کوئی بات نظر نہیں آرہی کہ تم ہم جیسے ہی ایک انسان ہو، اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ صرف وہ لوگ تمہارے پیچھے لگے ہیں جو ہم میں سب سے زیادہ بے حیثیت ہیں، اور وہ بھی سطحی طور پر رائے قائم کر کے۔ اور ہمیں تم میں کوئی ایسی بات بھی دکھائی نہیں دیتی جس کی وجہ سے ہم پر تمہیں کوئی فضیلت حاصل ہو، بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ تم سب جھوٹے ہو۔

• فَلَوْلَآ أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ. (زخرف:53)

بھلا (اگر یہ پیغبر ہے تو) اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے؟ یا پھراس کے ساتھ فرشتے پر باندھے ہوئے کیوں نہ آئے؟

(5) عہدہ، منصب، سرداری، ریاست اور چودراہٹ کا گھمنڈ غرور

قرآن کریم میں ہے:

• ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ- فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا إِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ -قَالَ مُوْسٰٓى أَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هٰذَا ۖ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ-قَالُوْٓا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ (یونس:75-78)

اس کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی نشانیاں دے کر بھیجا، تو انھوں نے تکبر کا معاملہ کیا، اور وہ مجرم لوگ تھے۔ چنانچہ جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق کا پیغام آیا تو وہ کہنے لگے کہ ضرور یہ کھلا ہوا جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں ایسی بات کہہ رہے ہو جبکہ وہ تمہارے پاس آچکا ہے؟ بھلا کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر فلاح نہیں پایا کرتے۔ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ جس طور طریقے پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اس سے ہمیں برگشتہ کردو، اور اس سرزمین میں تم دونوں کی چودہراہٹ قائم ہوجائے؟ ہم تو تم دونوں کی بات ماننے والے نہیں ہیں۔

(6) اپنے آپ کو ہر طرح سے بہتر اور برتر سمجھنا دوسروں کو حقیر سمجھنا

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ.(احقاف:11)

اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، وہ ایمان لانے والوں کے بارے میں یوں کہتے ہیں کہ: اگر یہ (ایمان لانا) کوئی اچھی بات ہوتی تو یہ لوگ اس بارے میں ہم سے سبقت نہ لے جاسکتے۔ اور جب ان کافروں نے اس سے خود ہدایت حاصل نہیں کی تو وہ تو یہی کہیں گے کہ یہ وہی پرانے زمانے کا جھوٹ ہے۔

- أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ.(زخرف:52)

یا پھر مانو کہ میں اس شخص سے کہیں بہتر ہوں جو بڑا حقیر قسم کا ہے، اور اپنی بات کھل کر کہنا بھی اس کے لیے مشکل ہے۔

- وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ إِلَّا هُزُوًا ۭ أَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۔ (فرقان:21)

اور (اے پیغمبر) جب یہ لوگ تمہیں دیکھتے ہیں تو ان کا کوئی کام اس کے سوا نہیں ہوتا کہ یہ تمہارا مذاق بناتے ہیں کہ: کیا یہی وہ صاحب ہیں جنہیں اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟

- وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ.(زخرف:31)

اور کہنے لگے کہ: یہ قرآن دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں کیا گیا؟

- وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا

لِلشَّمۡسِ وَلَا لِلۡقَمَرِ وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ الَّذِىۡ خَلَقَهُنَّ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ - فَاِنِ اسۡتَكۡبَرُوۡا فَالَّذِيۡنَ عِنۡدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوۡنَ لَهٗ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَهُمۡ لَا يَسۡـَٔـمُوۡنَ .(فصلت:37۔38،رازی،آلوسی،ابو سعود)

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہیں یہ رات اور دن اور سورج اور چاند۔ نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو اور سجدہ اس اللہ کو کرو جس نے انھیں پیدا کیا ہے۔ اگر واقعی تمہیں اسی کی عبادت کرتی ہے۔ پھر بھی اگر یہ (کافر) تکبر سے کام لیں، تو (کرتے رہیں) کیونکہ جو (فرشتے) تمہارے رب کے پاس ہیں۔ وہ دن رات اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ اکتاتے نہیں ہیں

• فَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ مَا نَرٰٮكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثۡلَنَا وَمَا نَرٰٮكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيۡنَ هُمۡ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاۡىِ‌ۚ وَمَا نَرٰى لَـكُمۡ عَلَيۡنَا مِنۡ فَضۡلٍۢ بَلۡ نَظُنُّكُمۡ كٰذِبِيۡنَ.(ھود:27)

اس پر ان کی قوم کے وہ سردار لوگ جنہوں نے کفر اختیار کر لیا تھا، کہنے لگے کہ: ہمیں تو اس سے زیادہ (تم میں) کوئی بات نظر نہیں آ رہی کہ تم ہم جیسے ہی ایک انسان ہو، اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ صرف وہ لوگ تمہارے پیچھے لگے ہیں جو ہم میں سب سے زیادہ بے حیثیت ہیں، اور وہ بھی سطحی طور پر رائے قائم کرکے۔ اور ہمیں تم میں کوئی ایسی بات بھی دکھائی نہیں دیتی جس کی وجہ سے ہم پر تمہیں کوئی فضیلت حاصل ہو، بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ تم سب جھوٹے ہو۔

• وَلَاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ وَلَاۤ اَقُوۡلُ اِنِّىۡ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ تَزۡدَرِىۡۤ اَعۡيُنُكُمۡ لَنۡ يُّؤۡتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيۡرًا‌ؕ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ‌ۖۚ اِنِّىۡۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ (ھود:31)

اور میں تم سے یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ میرے قبضے میں اللہ کے خزانے ہیں، نہ

میں غیب کی ساری باتیں جانتا ہوں، اور نہ میں تم سے یہ کہہ رہا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں۔ اور جن لوگوں کو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں، ان کے بارے میں بھی میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ انھیں کبھی کوئی بھلائی عطا نہیں کرے گا۔ ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اسے اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اگر میں ان کے بارے میں ایسی باتیں کہوں تو میرا شمار یقینا ظالموں میں ہوگا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دوسرا سبب: حسد،ضد،عناد،بغض،عصبیت دشمنی،مخالفت

- جو لوگ غلط راستہ کسی غلط فہمی دلیل و برہان کی بنیاد پر نہیں نفسانیت یعنی حسد، بغض،ضد وعناد مخالفت ،دشمنی پر اختیار کرتے ہیں یعنی وہ کسی بات، کام کی تردید، مخالفت کو ناحق ، غلط،صرف اس لیے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ وہ بات ان کے مخالف نے کہی ہے اس لیے وہ سو فیصد غلط، اغراض اور مفاد پر مبنی ہے، اور اسی بنیاد پر اس کے خلاف پروپیگنڈہ، بہتان طرازی،انتقام کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو کسی بھی دلیل سے قائل نہیں کیا جا سکتا، ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ .(بقرة:90۔جواھر القرآن)

بری ہے وہ قیمت جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے، کہ یہ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کا صرف اس جلن کی بنا پر انکار کررہے ہیں کہ اللہ اپنے فضل کا کوئی حصہ (یعنی وحی) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہ رہا ہے (کیوں) اتار رہا ہے؟ چنانچہ یہ (اپنی اس جلن کی وجہ سے) غضب بالائے غضب لے کر لوٹے ہیں۔ اور کافر لوگ ذلت آمیز سزا کے مستحق ہیں۔

- كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ

وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ .(بقرة:213۔معالم۔جواھر القرآن)

(شروع میں) سارے انسان ایک ہی دین کے پیرو تھے، پھر (جب ان میں اختلاف ہوا تو) اللہ نے نبی بھیجے جو (حق والوں کو) خوشخبری سناتے، اور (باطل والوں کو) ڈراتے تھے، اور ان کے ساتھ حق پر مشتمل کتاب نازل کی، تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے جن میں ان کا اختلاف تھا۔

اور (افسوس کی بات یہ ہے کہ) کسی اور نے نہیں بلکہ خود انھوں نے جن کو وہ کتاب دی گئی تھی، روشن دلائل آجانے کے بعد بھی، صرف باہمی ضد کی وجہ سے اسی (کتاب) میں اختلاف نکال لیا، پھر جو لوگ ایمان لائے اللہ نے انھیں اپنے حکم سے حق کی ان باتوں میں راہ راست تک پہنچایا جن میں انھوں نے اختلاف کیا تھا، اور اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست تک پہنچا دیتا ہے۔

• وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ .(بقرة:109۔جواھر القرآن)

(مسلمانو) بہت سے اہل کتاب اپنے دلوں کے حسد کی بنا پر یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں پلٹا کر پھر کافر بنا دیں، باوجودیکہ حق ان پر واضح ہو چکا ہے۔ چنانچہ تم معاف کرو اور درگزر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ خود اپنا فیصلہ بھیج دے۔

• إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ .(آل عمران:19۔جواهر القرآن)

بیشک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے، اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی انھوں نے الگ راستہ لاعلمی میں نہیں بلکہ علم آ جانے کے بعد محض آپس کی ضد کی وجہ سے اختیار کیا اور جو شخص بھی اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے تو (اسے یاد رکھنا چاہیے کہ) اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

• شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ-وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ۔ (شوری:13۔14،جواهر القرآن)

اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ طے کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا، اور جو (اے پیغمبر) ہم نے تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجا ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ تم دین کو قائم کرو، اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ (پھر بھی) مشرکین کو وہ بات بہت گراں گزرتی ہے جس کی طرف تم انھیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جس کو چاہتا ہے چن کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جو کوئی اس سے لو لگاتا ہے اسے اپنے پاس پہنچا دیتا ہے۔

اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ہدایت کی) کتاب، حکومت اور نبوت بخشی اور پاکیزہ چیزیں عطا کیں اور دنیا بھر کے لوگوں پر فضیلت دی - اور لوگوں نے آپس کی عداوتوں کی وجہ سے (دین میں) جو تفرقہ ڈالا ہے وہ اس کے

بعد ہی ڈالا ہے جب ان کے پاس یقینی علم آ چکا تھا۔

• وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ.

(جاثیه:17۔معارف شفیع)

اور انھیں کھلے کھلے احکام دیے تھے، اس کے بعد ان میں جو اختلاف پیدا ہوا وہ ان کے پاس علم آ جانے کے بعد ہی ہوا، صرف اس لیے کہ ان کو ایک دوسرے سے ضد ہو گئی تھی۔ یقینا تمہارا پروردگار ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

• وَلَىِٕنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِــعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِــعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَاۗءَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (بقرة:145۔آلوسی، کبیر،بقاعی،ابن عاشور،فتح)

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی اگر تم ان کے پاس ہر قسم کی نشانیاں لے آ ؤ تب بھی یہ تمہارے قبلے کی پیروی نہیں کریں گے۔ اور نہ تم ان کے قبلے پر عمل کرنے والے ہو، نہ یہ ایک دوسرے کے قبلے پر عمل کرنے والے ہیں اور جو علم تمہارے پاس آ چکا ہے اس کے بعد اگر کہیں تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کر لی تو اس صورت میں یقینا تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔

تیسرا سبب: خواہشات، اغراض ومفادات

- جب خواہشات، اغراض ومفادات ہی زندگی کا مقصود اصلی اور مطلوب حقیقی بن جائیں، اورانسانی خواہشات، اغراض ومفادات انسانی زندگی کی ترجیحات بن جائیں تو ایسے شخص کو بھی ہدایت نہیں ملتی کیونکہ ایسے شخص کو اول تو حق سمجھ ہی نہیں آتا اگر حق سمجھ بھی آجائے تو اپنے مفاد اور خواہش کے خلاف ہونے کی وجہ سے انسان حق کو قبول نہیں کرتا حق کا انکار کرتا ہے اعراض کرتا ہے حق والوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور بعض اوقات انسان حق کا انکار تو نہیں کرتا حق کو مان لیتا ہے، لیکن خواہشات کے خلاف ہونے کی وجہ سے حق کا اتباع نہیں کرتا۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتّٰٓى إِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَهُمْ (محمد:16۔طبع:439)

اوران میں بعض ایسے بھی ہیں جوتمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہاں تک کہ سب کچھ سنتے ہیں لیکن جب تمہارے پاس سے چلے جاتے ہیں تو علم دین رکھنے والوں کو کہتے ہیں کہ" بھلا انھوں نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگارکھی ہے اوروہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔

- أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ .(جاثیہ:23)

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور جانتے بوجھتے ہوئے گمراہ ہو رہا ہے تو اللہ نے بھی اس کو گمراہ کر دیا۔ اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اب اللہ کے سوا ان کو کون راہ پر لا سکتا ہے؟ تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

• أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا (فرقان:43)

کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اس پر نگہبان ہو سکتے ہو؟۔

• وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا . (کھف:28)

اور جو لوگ صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا کے طلبگار ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان میں سے گزر کر اور طرف نہ دوڑیں کہ تم آرائش زندگی یعنی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ، اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا نہ ماننا

• بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ. (روم:29)

مگر جو ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں تو جسے اللہ گمراہ کرے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

• فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ

أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔(قصص:50)

پھر اگر یہ آپ کی بات نہ مانیں تو جان لیں کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں، اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

• إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۔(نجم:23)

یہ لوگ تو صرف غلط خیال اور خواہشات نفس کے پیچھے چل رہے ہیں حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے۔

• وَ كَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ .(قمر:3)

انھوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔

• فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ فَتَرْدٰى.(طہ:16)

تو جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے کہیں تمھیں اس کے یقین سے روک نہ دے تو اس صورت میں تم ہلاک ہو جاؤ۔

• لَقَدْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ إِسْرَاءِيْلَ وَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى أَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ .(مائدۃ:70)

ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور بہت سے رسول ان کی طرف بھیجے مگر جب بھی کوئی رسول ان کی مرضی کے خلاف کوئی حکم لایا تو ایک گروہ کو انھوں نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کر دیا۔

• وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَأَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ أَفَكُلَّمَا

جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ‌ۚ فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ۔(بقرۃ:87)

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی، اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے آخر کار عیسیٰ ابن مریم کو روشن نشانیاں دے کر بھیجا اور روح پاک سے اس کی مدد کی پھر یہ تمہارا کیا ڈھنگ ہے کہ جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات نفس کے خلاف کوئی چیز لے کر تمہارے پاس آیا تو تم نے اس کے مقابلہ میں سرکشی ہی کی، کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل کر ڈالا

• اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ جِنَّةٌ ‌ؕ بَلۡ جَآءَهُمۡ بِالۡحَـقِّ وَاَكۡثَرُهُمۡ لِلۡحَـقِّ كٰرِهُوۡنَ۔ وَلَوِ اتَّبَعَ الۡحَـقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ‌ ؕ بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِذِكۡرِهِمۡ فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۔

(مؤمنون:70۔71)

کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے دیوانگی ہے؟ ایسا نہیں بلکہ وہ ان کے پاس حق کو لے کر آئے ہیں اور ان میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور اگر حق ان کی خواہشات پر چلے تو آسمان اور زمین جو کچھ ان میں ہیں سب خراب ہو جائے بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت پہنچا دی ہے اور وہ اس نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔

• وَمَا لَـكُمۡ اَلَّا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَقَدۡ فَصَّلَ لَـكُمۡ مَّا حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَيۡهِ‌ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا لَّيُضِلُّوۡنَ بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِيۡنَ ۔(انعام:119)

اور کیا سبب ہے کہ جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے تم اسے نہ کھاؤ، حالانکہ جو چیزیں اس نے تمہارے لیے حرام ٹھہرا دی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان کر دی ہیں۔ (بیشک ان کو نہیں کھانا چاہیے۔ مگر اس صورت میں کہ انتہائی

مجبوری کی حالت ہو جائے۔ اور بہت سے لوگ بغیر سمجھے بوجھے اپنے نفس کی خواہشوں سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں بیشک تیرا رب حد سے بڑھ جانے والوں کو خوب جانتا ہے

- قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ .(انعام:56)

(اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ان سے) کہو کہ تم لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہو مجھے ان کی بندگی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ کہو! میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا، اگر میں نے ایسا کیا تو گمراہ ہو گیا، راہ راست پانے والوں میں سے نہ رہا۔

- وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ - وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ۔ (اعراف:6۔175)

اور ان کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنا دیں جس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا فرمائیں، پس وہ ان کو چھوڑ نکلا، پھر اس کے پیچھے شیطان لگ گیا اور وہ گمراہوں میں ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں سے (ان کے درجے) بلند کر دیتے، مگر وہ تو پستی کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا۔ تو اس کی مثال کتے کی سی ہو گئی کہ اگر سختی کرو تو زبان نکالے رہے اور جب چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ تو ان سے یہ قصہ بیان کرو تا کہ وہ فکر کریں۔

• قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡکِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ غَیۡرَ الۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوۡۤا اَهۡوَآءَ قَوۡمٍ قَدۡ ضَلُّوۡا مِنۡ قَبۡلُ وَاَضَلُّوۡا کَثِیۡرًا وَّضَلُّوۡا عَنۡ سَوَآءِ السَّبِیۡلِ .(مائدۃ:77)

کہو، اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو، اوران لوگوں کی پیروی نہ کرو جوتم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور اکثر کو گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

• یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ ۚ اِنۡ یَّکُنۡ غَنِیًّا اَوۡ فَقِیۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰی بِهِمَا ۟ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰۤی اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا .(نساء:135)

اے ایمان والو! اللہ کی خاطر انصاف کرتے ہوئے گواہی دیا کرو اگرچہ گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ اور اگر کوئی فریق مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے، لہٰذا اپنے نفس کی خواہش کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے

• یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ .(مائدۃ:8)

اے ایمان والو! اللہ کی خاطر حق پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ، یہ تقوی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے کہ تم عدل کرو اللہ سے ڈر کر کام

کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

- وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ .(نازعات:40)

اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چوتھا سبب: آبائی دین، اور خاندانی رسم ورواج کی اتباع

❑ گمراہی کا ایک بڑا سبب اندھی تقلید ہے وہ آندھی تقلید چاہے آبائی دین اور خاندانی رسم ورواج کی ہو یا شیطان کی لیڈروں جعلی پیروں کی ہو، یا اکثریت کی یا مؤمنوں کے راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ کی ہو۔ انسانیت کے پاؤں اس سے بھاری کوئی زنجیر نہیں، دوستوں کا چھوٹنا ماں باپ سے علیحدگی آل واولاد سے کنارہ کشی مال وجائیداد سے دست برداری جماعت کی مخالفت قوم سے انقطاع اور وطن سے دوری ایسی چیزیں نہیں جن کو ہر انسان آسانی سے برداشت کرسکے، آبائی، علاقائی رسم ورواج کی موروثی محبت حق وباطل کی تمیز نیک وبد کی پہچان کی حس مٹا دیتی ہے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

• وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَآ أَنْزَلَ اللهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَاۗ أَوَلَوْ كَانَ اٰبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُونَ.

(بقرة:170)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تابعداری کرو اس حکم کی جو اللہ نے نازل فرمایا تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی تابعداری کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھی راہ جانتے ہوں

• وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَآ أَنْزَلَ اللهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَاۗ أَوَلَوْ كَانَ اٰبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ .(مائدة:104)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس قانون کی طرف جو اللہ نے نازل کیا ہے اور آؤ پیغمبر کی طرف تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارے لیے تو بس وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔کیا یہ باپ دادا ہی کی پیروی کئے چلے جائیں گے،خواہ وہ کچھ نہ جانتے ہوں نہ سیدھی راہ پر ہوں۔

● وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ إِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ.(لقمان:21)

اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ علم رکھتے ہیں نہ ہدایت اور نہ کتاب روشن۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے نازل کی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ" ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا"، بھلا اگر شیطان ان کو دوزخ کی طرف بلاتا ہو تب بھی؟۔

● بَلْ قَالُوْٓا إِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ.

(زخرف:22)

بلکہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

● وَإِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ أَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ .(اعراف:28)

اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے۔کہہ دو کہ اللہ بے حیائی کے کام کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتا۔بھلا تم اللہ کے لیے ایسی بات

کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

• فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ .ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ (صافات:70-69)

سو وہ اسی میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے- پھر اس کھانے کے ساتھ ان کو گرم پانی ملا کر دیا جائے گا- پھر ان کو دوزخ کی طرف لوٹایا جائے گا-انھوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ ہی پایا-سو وہ انہی کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں۔

• فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ .(مؤمنون:24)

توان کی قوم کے کافر سردار کہنے لگے "یہ تو تم جیسا ہی آدمی ہے تم پر بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے، اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اتار دیتا۔ ہم نے اپنے باپ دادا میں تو یہ بات پہلے کبھی سنی نہیں۔

• وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا.

(احزاب:67)

اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انھوں نے ہم کو (سیدھے) رستے سے گمراہ کیا۔

• وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ.(انعام:116)

اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں گمراہ ہیں، اگر آپ ان کا کہنا مان لوگے تو وہ آپ کو اللہ کا راستہ بھلا دیں گے۔ یہ صرف خیال کے پیچھے چلتے اور اٹکل

کے تیر چلاتے ہیں۔

● وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا۔ (نساء:115)

اور جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے جبکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو تو اس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔

● وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ - كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ إِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ (حج:3-4)

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو بغیر کچھ جانے بوجھے اللہ کی شان میں جھگڑتے اور سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو اسے دوست رکھے گا وہ اسے گمراہ کر دے گا اور دوزخ کے عذاب کا رستہ دکھائے گا۔

● وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۔(نساء:119)

میں انھیں بہکاؤں گا، میں انھیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا، میں انھیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں انھیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے اللہ کی پیدا کردہ چیزوں میں ردو بدل کریں گے۔ جس نے اللہ کی بجائے شیطان کو اپنا ولی و سرپرست بنا لیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پانچواں سبب: حق اور حقیقت کو پانے کیلئے اللہ تعالی نے جو قوتیں عطا فرمائی ہیں ان کو استعمال نہ کرنا

- حق اور حقیقت کو پانے کے لیے اللہ تعالی نے جو قوتیں عطا فرمائی ہیں ان کو استعمال نہ کرنا

(1) نہ غور و فکر سے کام لینا (2) نہ دوسروں سے سمجھنے کی کوشش کرنا

(3) دین کی باتوں کو نہ سننا، نصیحتوں کو کسی خاطر میں نہ لانا، سنی ان سنی کر دینا

(4) جیسے سننا چاہیے ویسے نہ سننا (5) حق سمجھ آجانے کے باوجود ذاتی مفاد، حسد، بغض کی وجہ سے حق کا انکار کر دینا تکذیب و عداوت حق میں حد سے نکل جانا

قرآن کریم کی بہت سے آیات سے بات معلوم ہوتی ہے؟

- ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ (عثمانی۔یونس:74)

پھر نوح کے بعد اور پیغمبر ہم نے ان کی اپنی قوم کی طرف بھیجے، تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس بات کو پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان لے آتے، اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

- كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِىْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ (حجر:12۔13)

اسی طرح ہم اس کو گنہگاروں کے دل میں بٹھا دیتے ہیں۔ سو وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور پہلوں کا بھی یہی طریقہ رہا ہے۔

• تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ (اعراف:101)

یہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ کو سناتے ہیں اور ان کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں لیکر آئے مگر وہ ایسے نہیں تھے کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہوں اسے مان لیں۔ اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔

• فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ إِلَّا قَلِيْلًا (نساء:155)

آخر کار ان کی عہد شکنی کی، اللہ کی آیات کو جھٹلانے اور (متعدد) پیغمبروں کو بغیر وجہ کے قتل کرنے کی وجہ سے (ان کی یہ سزا تھی) اور یہاں تک کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں، حالانکہ ان کی باطل پرستی کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، اسی لیے ان میں سے بہت کم لوگ ایمان لاتے ہیں۔

• فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ أَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (انعام:125)

تو جس کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے، گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے۔ اس طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے عذاب بھیجتا ہے۔

• إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۔ (توبہ:37)

(امن کے) کسی مہینے کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرتا ہے، اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں۔ ایک سال تو اس کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام، تاکہ اللہ کے حرام کردہ مہینوں کی گنتی پوری کر لیں اور جو اللہ نے منع کیا ہے اس کو جائز کر لیں۔ ان کے برے اعمال ان کو اچھے دکھائی دیتے ہیں اور اللہ کفار کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

• كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (آل عمران:86)

کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہدایت بخشے جنہوں نے نعمت ایمان پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا۔ حالانکہ وہ خود اس بات پر گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پر ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی ہیں اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

❑ جب ایسا ہوتا ہے تو انسان مستحق لعنت بن جاتا ہے اور آہستہ آہستہ دل پر مہر لگادی جاتی ہے (ران، ختم، اکنہ، غشاوۃ، وقر، طبع، غلف، اقفال)

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

• أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۔ (محمد:23)

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے ان کے کانوں کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔

• وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ
(بقرۃ:88)

اور وہ کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف ہے، بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب لعنت کی ہے چنانچہ وہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

• مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا -

• فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا -(نساء:155،46)

جولوگ یہودی بن گئے ہیں ان میں کچھ لوگ ہیں جو الفاظ کو ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں اور دین حق کے خلاف طعنہ زنی کرنے کے لیے اپنی زبانوں کو توڑ موڑ کر کہتے ہیں سَمِعْنَا (ہم نے سن لیا) وَعَصَيْنَا (ہم نے قبول نہیں کیا) اور اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ (تم ہماری بات سنو اور اللہ کرے تمہاری بات نہ سنی جائے) اور راعِنَا (گالی کے طور پر) حالانکہ اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا تو یہ انہی کے لیے بہتر تھا اور زیادہ راست بازی کا طریقہ تھا مگر ان پر تو ان کی باطل پرستی کی بدولت اللہ کی پھٹکار پڑی ہوئی ہے، اس لیے وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

آخر کار ان کی عہد شکنی کی، اللہ کی آیات کو جھٹلانے اور (متعدد) پیغمبروں کو بغیر وجہ کے قتل کرنے کی وجہ سے (ان کی یہ سزا تھی) اور یہاں تک کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں، حالانکہ ان کی باطل پرستی کی وجہ سے اللہ

نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، اسی لیے ان میں سے بہت کم لوگ ایمان لاتے ہیں۔

- إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا (احزاب:64)

بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

❑ پھر دل کی کلیں بگڑ جاتی ہیں حق و باطل کی تمیز ختم ہو جاتی ہے معروف منکر بن جاتا ہے اور منکر معروف بن جاتا ہے حق باطل دکھائی دیتا ہے اور باطل حق معلوم ہوتا ہے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ (نمل:24)

میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال انھیں آراستہ کر دکھائے ہیں اور ان کو رستہ سے روک رکھا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔

- أَ وَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (انعام:122)

بھلا جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسکو زندہ کیا اور اس کیلئے روشنی کر دی جس کے ذریعے سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھیرے میں پڑا ہوا ہو اور اس سے نکل ہی نہ سکے؟ اسی طرح کافر جو عمل کر رہے ہیں وہ انھیں اچھے اور خوبصورت بنا دیے گئے ہیں۔

- إِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا

حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْءُ أَعْمَالِهِمْ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۔(توبہ:37)

(امن کے) کسی مہینے کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرتا ہے، اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں۔ ایک سال تو اس کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام، تا کہ اللہ کے حرام کردہ مہینوں کی گنتی پوری کرلیں اور جو اللہ نے منع کیا ہے اس کو جائز کرلیں۔ ان کے برے اعمال ان کو اچھے دکھائی دیتے ہیں اور اللہ کفار کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

• أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَإِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (فاطر:8)

بھلا جس کو اس کے برے اعمال اچھے کر کے دکھائے جائیں اور وہ ان کو بہترین سمجھنے لگے تو کیا وہ نیکوکار آدمی جیسا ہوسکتا ہے؟ بیشک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ لہٰذا آپ کی جان ان پر حسرتوں کی وجہ سے نہ جاتی رہے یہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہے۔

• أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ أَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (رعد:33)

تو کیا اللہ جو ہر متنفس کے اعمال کا نگران اور نگہبان ہے، (وہ بتوں کی طرح بے عمل اور بے خبر ہوسکتا ہے؟) اور ان لوگوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں، ان سے کہو کہ ذرا ان کے نام تو بولو۔ کیا تم اس کو ایسی چیزیں بتاتے ہو جس کو وہ زمین میں کہیں بھی نہیں پاتا، صرف ظاہری اور جھوٹی بات کی تقلید کرتے ہو، اصل یہ ہے کہ کافروں کو ان کے فریب خوبصورت معلوم ہوتے

ہیں۔ اور وہ ہدایت کے راستے سے روک لیے گئے ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔

- فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

(اعراف:30)

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنا لیا اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

- اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (کہف:104)

❑ وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

(زخرف:37)

اور یہ شیطان ان کو رستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ سیدھے رستے پر ہیں۔

- وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۤ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (بقرۃ:93)

پھر ذرا اس میثاق کو یاد کرو، جو طور کو تمہارے اوپر اٹھا کر ہم نے تم سے لیا تھا ہم نے تاکید کی تھی کہ جو ہدایات ہم دے رہے ہیں ان کی سختی کے ساتھ

پابندی کرو اور کان لگا کر سنو۔ تمہارے اسلاف نے کہا کہ ہم نے سن لیا، مگر مانیں گے نہیں۔ اور ان کی باطل پرستی کا یہ حال تھا کہ دلوں میں ان کے بچھڑا ہی بسا ہوا تھا۔ کہہ دیجئے! اگر تم مومن ہو تو یہ عجیب ایمان ہے جو ایسی بری حرکات کا تمہیں حکم دیتا ہے۔

- وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ (فصلت:25)

اور ہم نے شیطانوں کو ان کا ہم نشین کر دیا تھا تو انھوں نے ان کے اگلے اور پچھلے اعمال ان کو عمدہ کر دکھائے اور جنات اور انسانوں کی جماعتیں جو ان سے پہلے گزر چکیں ان پر بھی اللہ کے عذاب کا وعدہ پورا ہو گیا بیشک یہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

- إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ (مائدۃ:110۔عثمانی)

(اور وہ وقت یاد کرو) جب اللہ عیسیٰ ابن مریم سے کہے گا کہ میرا انعام اپنے اور اپنی والدہ کے اوپر یاد کرو، جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی تھی۔ تم گود میں بھی آدمیوں سے کلام کرتے تھے اور بڑی عمر میں بھی، اور جب کہ میں نے تمہیں کتاب وحکمت، توراۃ اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تم میرے حکم سے پرندوں کی شکل مٹی سے بناتے اور پھونک مارتے تو وہ

پرندہ بن کر اڑ جاتا۔ اور تم مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے ٹھیک کر دیتے تھے اور جب تم مردوں کو میرے حکم سے نکال کھڑا کرتے تھے، اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روکا جب تم ان کے پاس نشانیاں لے کر آئے روشن نشانیاں۔ تو جو ان میں کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو سیدھا سیدھا جادو ہے۔

❑ اب قبول حق کی استعداد باقی نہیں رہتی پھر کسی کی کوئی بات کوئی وعظ ونصیحت باعث ہدایت نہیں بنتی کیونکہ زمین ہی بنجر ہو تو پانی سے کیا پیدا ہوگا، ایسے ہی آفتاب اپنی جگہ علمتاب ہی سہی لیکن جنکی بصارت ہی ضائع ہو چکی ہو ان کے لیے بے کار ہے۔ بہترین سے بہترین غذا ہیضہ کے مریض کیلئے لاحاصل بلکہ مضر (ابن قیم، رازی، ابن عاشور ماجدی)

● **ایسوں کو نبی کی بات سے ہدایت نہیں ملتی**

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

● وَمَآ أَنتَ بِهَٰدِي ٱلْعُمْيِ عَن ضَلَٰلَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِـَٔايَٰتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ (نمل:81)

نہ اندھوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں۔ آپ تو انہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ فرمان بردار ہو جاتے ہیں۔

● وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تَهْدِي ٱلْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا۟ لَا يُبْصِرُونَ (یونس:43)

اور بعض تمہاری طرف دیکھتے ہیں تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھاؤ گے اگرچہ کچھ بھی دیکھتے بھالتے نہ ہوں؟

● أَفَأَنتَ تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ أَوْ تَهْدِي ٱلْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ (زخرف:40)

کیا تم بہرے کو سنا سکتے ہو یا اندھے کو رستہ دکھا سکتے ہو، اور جو صریح گمراہی

میں ہوا سے راہ پر لا سکتے ہو؟

• وَمَآ أَنتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَن ضَلٰلَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ (روم:53)

اور نہ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر راہ راست پر لا سکتے ہیں۔ آپ تو انہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں سو وہی فرمان بردار ہیں۔

• ایسوں کو قرآن سے بھی؛ ہدایت نہیں ملتی:

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

• فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفٰسِقِينَ (بقرة:10-26)

ان کے دلوں میں روگ ہے چنانچہ اللہ نے ان کے روگ میں اور اضافہ کر دیا ہے اور ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے، کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ (کسی بات کو واضح کرنے کے لئے) کوئی بھی مثال دے، چاہے وہ مچھر (جیسی معمولی چیز) کی ہو، یا کسی ایسی چیز کی جو مچھر سے بھی زیادہ (معمولی) ہو (۲۲) اب جو لوگ مومن ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ایک حق بات ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے آئی ہے۔ البتہ جو لوگ کافر ہیں وہ یہی کہتے ہیں کہ بھلا اس

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(حقیر) مثال سے اللہ کا کیا مطلب ہے؟ (اس طرح) اللہ اس مثال سے بہت سے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت دیتا ہے (مگر) وہ گمراہ انہی کو کرتا ہے جو نافرمان ہیں۔

- وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (اسرا:82)

اور ہم وہ قرآن نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت کا سامان ہے، البتہ ظالموں کے حصے میں اس سے نقصان کے سوا کسی اور چیز کا اضافہ نہیں ہوتا۔

- وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ

(مائدۃ:64)

اور یہودی کہتے ہیں کہ: اللہ کے ہاتھ بندے ہوئے ہیں (٤٦) ہاتھ تو خود ان کے بندھے ہوئے ہیں اور جو بات انھوں نے کہی ہے اس کی وجہ سے ان پر لعنت الگ پڑی ہے، ورنہ اللہ کے دونوں ہاتھ پوری طرح کشادہ ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) جو وحی تم پر نازل کی گئی ہے وہ ان میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کر کے رہے گی، اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لیے عداوت اور بغض پیدا کر دیا ہے۔ جب کبھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں، جبکہ اللہ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

• وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِۦٓ إِيمَٰنًا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ- وَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ كَٰفِرُونَ (توبہ:124-125)

اور جب کبھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو انہی (منافقین) میں وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ: اس (سورت) نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ اب جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو (واقعی) ایمان لائے ہیں، ان کے ایمان میں تو اس سورت نے واقعی اضافہ کیا ہے، اور وہ (اس پر) خوش ہوتے ہیں۔

رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے تو اس سورت نے ان کی گندگی میں کچھ اور گندگی کا اضافہ کر دیا ہے، اور ان کو موت بھی کفر ہی کی حالت میں آتی ہے۔

• پھر نہ حق سنائی دیتا ہے

قرآن کریم میں ہے:

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِ أَهْلِهَآ أَن لَّوْ نَشَآءُ أَصَبْنَٰهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ

(اعراف:100)

جو لوگ کسی زمین (کے باشندوں کی ہلاکت) کے بعد اس کے وارث بن جاتے ہیں، بھلا کیا ان کو یہ سبق نہیں ملا کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو (بھی) ان کے گناہوں کی وجہ سے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیں؟ اور (جو لوگ اپنی ضد کی وجہ سے یہ سبق نہیں لیتے) ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ کوئی بات نہیں سنتے۔

• نہ سجھائی دیتا ہے

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

• رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ (توبہ:87)

یہ اس بات سے خوش ہیں کہ پیچھے رہنے والی عورتوں میں شامل ہو جائیں، اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے، چنانچہ وہ نہیں سمجھتے (کہ وہ کیا کر رہے ہیں)۔

• ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ (منافقون:3)

یہ ساری باتیں اس وجہ سے ہیں کہ یہ (شروع میں بظاہر) ایمان لے آئے پھر انھوں نے کفر اپنا لیا اس لیے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، نتیجہ یہ کہ یہ لوگ (حق بات) سمجھتے ہی نہیں ہیں۔

• وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُ اِلَيۡكَ‌ۚ وَجَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا‌ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا‌ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوۡكَ يُجَادِلُوۡنَكَ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۔(انعام:25)

اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو تمہاری بات کان لگا کر سنتے ہیں، مگر (چونکہ یہ سننا طلب حق کے بجائے ضد پر اڑے رہنے کے لیے ہوتا ہے، اس لیے) ہم نے ان کے دلوں پر ایسے پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اس کو سمجھتے نہیں ہیں، اور ان کے کانوں میں بہرا پن پیدا کر دیا ہے۔ اور اگر وہ ایک ایک کر کے ساری نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔ انتہا یہ ہے کہ جب تمہارے پاس جھگڑا کرنے کے لیے آتے ہیں تو یہ کافر لوگ یوں کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) پچھلے سلوں کی داستانوں کے سوا

کچھ نہیں۔

• وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ إِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا إِذًا أَبَدًا (کهف:57)

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیتوں کے حوالے سے نصیحت کی جائے، تو وہ ان سے منہ موڑ لے، اور اپنے ہاتھوں کے کرتوت کو بھلا بیٹھے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے (ان لوگوں کے کرتوت کی وجہ سے) ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیے ہیں جن کی وجہ سے وہ اس (قرآن) کو نہیں سمجھتے، اور ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دی ہے۔ اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ، تب بھی وہ صحیح راستے پر ہرگز نہیں آئیں گے۔

• نہ دکھائی دیتا ہے

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

• أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (جاثیہ:23)

پھر کیا تم نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنا خدا اپنی نفسانی خواہش کو بنا لیا ہے، اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہی میں ڈال دیا، اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی، اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔ اب اللہ کے بعد کون ہے جو اسے راستے پر لائے؟ کیا پھر بھی تم لوگ سبق نہیں لیتے؟

• قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ (انعام:104)

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہو کہ) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے بصیرت کے سامان پہنچ چکے ہیں۔ اب جو شخص آنکھیں کھول کر دیکھے گا، وہ اپنا ہی بھلا کرے گا، اور جو شخص اندھا بن جائے گا، وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور مجھے تمہاری حفاظت کی ذمہ داری نہیں سونپی گئی ہے۔

- أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ (حج:46)

تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں جس سے انھیں وہ دل حاصل ہوتے جو انھیں سمجھ دے سکتے، یا ایسے کان حاصل ہوتے جن سے وہ سن سکتے؟ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں۔

- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ

(محمد:23)

یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے، چنانچہ انھیں بہرا بنا دیا ہے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں۔

- قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ

(ھود:28)

نوح نے کہا: اے میری قوم! ذرا مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے آئی ہوئی ایک روشن ہدایت پر قائم ہوں، اور اس نے مجھے خاص اپنے پاس سے ایک رحمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی ہے، پھر بھی وہ تمہیں سجھائی نہیں دے رہی، تو کیا ہم اس کو تم پر زبردستی مسلط کر دیں جبکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟

• وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَأَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

(فصلت:17،44)

رہے ثمود، تو ہم نے انھیں سیدھا راستہ دکھایا تھا۔ لیکن انھوں نے سیدھا راستہ اختیار کرنے کے مقابلے میں اندھا رہنے کو زیادہ پسند کیا، چنانچہ انھوں نے جو کمائی کر رکھی تھی، اس کی وجہ سے ان کو ایسے عذاب کے کڑکے نے آ پکڑا جو سراپا ذلت تھا۔

• بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ (نمل:66)

بلکہ آخرت کے بارے میں ان (کافروں) کا علم بے بس ہو کر رہ گیا ہے، بلکہ وہ اس کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں، بلکہ اس سے اندھے ہو چکے ہیں۔

• فَكَذَّبُوْهُ فَأَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ (اعراف:64)

پھر بھی انھوں نے نوح کو جھٹلایا، چنانچہ ہم نے ان کو اور کشتی میں ان کے ساتھیوں کو نجات دی۔ اور ان سب لوگوں کو غرق کر دیا جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا۔ یقیناً وہ اندھے لوگ تھے۔

• قُلْ لَّآ أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ أَقُوْلُ لَكُمْ إِنِّيْ مَلَكٌ ۚ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحٰى إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ (انعام:50)

(اے پیغمبر!) ان سے کہو: میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا (پورا) علم رکھتا ہوں، اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔ کہو کہ: کیا ایک اندھا اور دوسرا بینائی رکھنے والا دونوں

برابر ہو سکتے ہیں؟ پھر کیا تم غور نہیں کرتے؟

- مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (ھود:24)

ان دو گروہوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو، اور دوسرا دیکھتا بھی ہو، سنتا بھی ہو۔ کیا یہ دونوں اپنے حالات میں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا پھر بھی تم عبرت حاصل نہیں کرتے؟

- قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۔
اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔(رعد:16-19)

(اے پیغمبر! ان کافروں سے) کہو کہ: وہ کون ہے جو آسمانوں اور زمین کی پرورش کرتا ہے؟ کہو کہ: وہ اللہ ہے! کہو کہ: کیا پھر بھی تم نے اس کو چھوڑ کر ایسے کارساز بنا لیے ہیں جنہیں خود اپنے آپ کو بھی نہ کوئی فائدہ پہنچانے کی قدرت حاصل ہے نہ نقصان پہنچانے کی؟ کہو کہ: کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی ایک جیسی ہو سکتی ہیں؟ یا ان لوگوں نے اللہ کے ایسے شریک مانے ہوئے ہیں جنہوں نے کوئی چیز اسی طرح پیدا کی ہو جیسے اللہ پیدا کرتا ہے، (۱۹) اور اس وجہ سے ان کو دونوں کی تخلیق ایک جیسی معلوم ہو رہی ہو؟ (اگر کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہے تو اس سے) کہہ دو کہ: صرف اللہ ہر چیز کا خالق ہے، اور وہ تنہا ہی ایسا ہے کہ اس کا اقتدار سب پر حاوی ہے۔

جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا ہے، برحق ہے، بھلا وہ اس جیسا کیسے ہوسکتا ہے جو بالکل اندھا ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل و ہوش رکھتے ہوں۔

- وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ أَعْمٰى وَأَضَلُّ سَبِيْلًا (اسرا:72)

اور جو شخص دنیا میں اندھا بنا رہا، وہ آخرت میں بھی اندھا، بلکہ راستے سے اور زیادہ بھٹکا ہوا رہے۔

- وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَإِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْمٰى-

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ أَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا (طه:124-125)

اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اس کو بڑی تنگ زندگی ملے گی، اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

وہ کہے گا کہ: یارب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا، حالانکہ میں تو آنکھوں والا تھا؟

تینوں (نہ حق سنائی دیتا ہے، نہ سمجھائی دیتا ہے، نہ دکھائی دیتا ہے) سے متعلق آیات

- مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ- وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔(بقرة:18۔171)

ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک آگ روشن کی پھر جب اس (آگ نے) اس کے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نور سلب کر لیا اور انھیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ انھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا- وہ بہرے ہیں گونگے ہیں، اندھے ہیں چنانچہ اب وہ واپس نہیں آئیں گے۔-

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اور جن لوگوں نے کفر کو اپنا لیا ہے ان (کو حق کی دعوت دینے) کی مثال کچھ ایسی ہے جیسے کوئی شخص ان (جانوروں) کو زور زور سے بلائے جو ہانک پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ یہ بہرے، گونگے اندھے ہیں، لہٰذا کچھ نہیں سمجھتے۔

- **پھر انسان چاہئے بھی تو ہدایت کی توفیق نہیں ملتی**

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَأَنَّهٗٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (انفال:24)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی دعوت قبول کرو، جب رسول تمہیں اس بات کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔ اور یہ بات جان رکھو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ اور یہ کہ تم سب کو اسی کی طرف اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا۔

نوٹ: مذکورہ وضاحت کی روشنی میں اب قرآن کریم کی وہ آیات باعث اشکال نہیں ہونی چائیں جن میں مہر لگانے گمراہ کرنے کی نسبت اللہ تعالی نے اپنی طرف کی ہے۔

- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَإِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَأْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (انعام:39)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے وہ اندھیروں میں بھٹکتے بھٹکتے بہرے اور گونگے ہو چکے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے، (اس کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے) گمراہی میں ڈال دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے۔

- وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (نحل:93)

اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت (یعنی ایک ہی دین کا پیرو) بنا

دیتا، لیکن وہ جس کو چاہتا ہے (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہی میں ڈال دیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ہدایت تک پہنچا دیتا ہے۔ اور تم جو عمل بھی کرتے تھے اس کے بارے میں تم سے ضرور باز پرس ہوگی۔

- لَقَدْ أَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (نور:46)

بیشک ہم نے وہ آیتیں نازل کی ہیں جو حقیقت کو کھول کھول کر بیان کرنے والی ہیں، اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے تک پہنچا دیتا ہے۔

- وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (یونس:25)

اور اللہ لوگوں کو سلامتی کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے تک پہنچا دیتا ہے

- وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِھٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۔مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۔(اعراف43۔155۔178۔186)

اور ان کے سینوں میں (ایک دوسرے سے دنیا میں) جو کوئی رنجش رہی ہوگی، اسے ہم نکال باہر کریں گے، ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، اور وہ کہیں گے: تمام تر شکر اللہ کا ہے، جس نے ہمیں اس منزل تک پہنچایا، اگر اللہ ہمیں نہ پہنچاتا تو ہم کبھی منزل تک نہ پہنچتے۔ ہمارے پروردگار کے پیغمبر واقعی ہمارے پاس بالکل سچی بات لے کر آئے تھے۔ اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ: لوگو! یہ ہے جنت! تم جو عمل کرتے رہے ہو ان کی بنا پر تمھیں اس کا وارث بنا دیا گیا ہے۔

اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب کیے، تا کہ انھیں ہمارے طے کیے ہوئے وقت پر (کوہ طور) لائیں۔ پھر جب انھیں زلزلے نے آ پکڑا تو موسیٰ نے کہا: میرے پروردگار! اگر آپ چاہتے تو ان کو اور خود مجھ کو بھی پہلے ہی ہلاک کر دیتے، کیا ہم میں سے کچھ بیوقوفوں کی حرکت کی وجہ سے آپ ہم سب کو ہلاک کر دیں گے؟ (ظاہر ہے کہ نہیں۔ لہٰذا پتہ چلا کہ) یہ واقعہ آپ کی طرف سے صرف ایک امتحان ہے جس کے ذریعے آپ جس کو چاہیں گمراہ کر دیں، اور جس کو چاہیں ہدایت دے دیں۔ آپ ہی ہمارے رکھوالے ہیں۔ اس لیے ہمیں معاف کر دیجیے، اور ہم پر رحم فرمایے۔ بیشک آپ سارے معاف کرنے والوں سے بہتر معاف کرنے والے ہیں۔

جسے اللہ ہدایت دے بس وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے، تو ایسے ہی لوگ ہیں جو نقصان اٹھاتے ہیں۔

جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور ایسے لوگوں کو اللہ (بے یار و مددگار) چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں۔

کیونکہ (1) ہر انسان کو اللہ تعالی نے فطرت سلیمہ پر پیدا کیا ہے ہدایت اور گمراہی دونوں راھیں اللہ تعالی نے بندوں پر واضح کر دیں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (روم:30)

اللہ کی بنائی ہوئی اس فطرت پر چلو جس پر اس نے تمام لوگوں کو پیدا کیا ہے۔

- اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا (دھر:3)

ہم نے اسے راستہ دکھایا کہ وہ یا تو شکر گزار ہو، یا ناشکرا بن جائے۔

- فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا (شمس:8)

پھر اس کے دل میں وہ بات بھی ڈال دی جو اس کے لیے بدکاری کی ہے، اور وہ بھی جو اس کے لیے پرہیزگاری کی ہے۔

- وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (بلد:10)

اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتا دیئے ہیں۔

- وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ۔ (کھف:29)

اور کہہ دو کہ: حق تو تمہارے رب کی طرف سے آچکا ہے۔ اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔ ہم نے بیشک (ایسے) ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیرے میں لے لیں گی، اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کا جواب ایسے پانی سے دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، (اور) چہروں کو بھون کر رکھ دے گا۔ کیسا بدترین پانی، اور کیسی بری آرام گاہ!۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، وَيُنَصِّرَانِهِ، وَيُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ۔ (مسند احمد، رقم:7712)

پیدا ہونے والا ہر بچہ دینِ فطرت یعنی دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے، بعد میں اسکے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، یہ بات بالکل ایسے ہی ہے جیسے جانور کا بچہ سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم ان میں سے کسی کا کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ اگر اس بات کی تصدیق چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو (ترجمہ) (اللہ تعالیٰ کی فطرت کو یعنی اس کے اس دین کو اختیار کرو، جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، کسی کو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کا حق حاصل نہیں ہے۔

(2) پھر جب بندہ نے اپنے اختیار سے گمراہی کی راہ اختیار کی تو اللہ تعالی نے گمراہ کر دیا

قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

- وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوْٓا أَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (صف:5)

اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے تکلیف کیوں پہنچاتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس اللہ کا پیغمبر بن کر آیا ہوں؟ پھر جب انھوں نے ٹیڑھ اختیار کی تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا۔

• وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا (نساء:115)

اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے، اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی کرے، اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی ہے، اور اسے دوزخ میں جھونکیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

• وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُھُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَھُمْ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ (توبة:127)

اور جب کبھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو یہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں (اور اشاروں میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں) کہ کیا کوئی تمہیں دیکھ تو نہیں رہا؟ پھر وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ اللہ نے ان کا دل پھیر دیا ہے، کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ سمجھ سے کام نہیں لیتے۔

• وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى، فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى، وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى (لیل:9)

اور سب سے اچھی بات کو جھٹلایا۔ تو ہم اس کو تکلیف کی منزل تک پہنچنے کی تیاری کرا دیں گے۔ اور جب ایسا شخص تباہی کے گڑھے میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

• وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى، فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (فصلت:17)

رہے ثمود، تو ہم نے انھیں سیدھا راستہ دکھایا تھا۔ لیکن انھوں نے سیدھا راستہ اختیار کرنے کے مقابلے میں اندھا رہنے کو زیادہ پسند کیا، چنانچہ

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

انھوں نے جو کمائی کر رکھی تھی، اس کی وجہ سے ان کو ایسے عذاب کے کڑکے نے آ پکڑا جو سراپا ذلت تھا

• أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ، أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۔(بقرۃ:16۔175)

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی ہے لہٰذا نہ ان کی تجارت میں نفع ہوا اور نہ انھیں صحیح راستہ نصیب ہوا۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور مغفرت کے بدلے عذاب کی خریداری کر لی ہے۔ چنانچہ (اندازہ کرو کہ) یہ دوزخ کی آگ سہنے کے لیے کتنے تیار ہیں۔

• قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ

(ھود:28)

نوح نے کہا: اے میری قوم! ذرا مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے آئی ہوئی ایک روشن ہدایت پر قائم ہوں، اور اس نے مجھے خاص اپنے پاس سے ایک رحمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی ہے، پھر بھی وہ تمہیں سجھائی نہیں دے رہی، تو کیا ہم اس کو تم پر زبردستی مسلط کر دیں جبکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟

• لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ (رعد:11)

ہر شخص کے آگے اور پیچھے وہ نگران (فرشتے) مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے باری باری اس کی حفاظت کرتے ہیں، یقین جانو کہ اللہ کسی قوم کی حالت

اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے حالات میں تبدیلی نہ لے آئے۔ اور جب اللہ کسی قوم پر کوئی آفت لانے کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس کا ٹالنا ممکن نہیں، اور ایسے لوگوں کا خود اس کے سوا کوئی رکھوالا نہیں ہو سکتا۔

• وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِيٓ أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَآ إِلَيْهِ وَفِيٓ ءَاذَانِنَا وَقْرٌ وَمِنۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَٰمِلُونَ (فصلت:5)

اور (پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے) کہتے ہیں کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس کے لیے ہمارے دل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں ہمارے کان بہرے ہیں، اور ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔ لہٰذا تم اپنا کام کرتے رہو۔ ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔

• فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَقَتْلِهِمُ ٱلْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌۢ ۚ بَلْ طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا (نساء:155)

پھر ان کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ اس لیے کہ انھوں نے اپنا عہد توڑا، اللہ کی آیتوں کا انکار کیا، انبیاء کو ناحق قتل کیا، اور یہ کہا کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، اس لیے وہ تھوڑی سی باتوں کے سوا کسی بات پر ایمان نہیں لاتے۔

• ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ ءَامَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ (منافقون:3)

یہ ساری باتیں اس وجہ سے ہیں کہ یہ (شروع میں بظاہر) ایمان لے آئے پھر انھوں نے کفر اپنا لیا اس لیے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، نتیجہ یہ کہ یہ لوگ (حق بات) سمجھتے ہی نہیں ہیں۔

• وَنُقَلِّبُ أَفْـِٔدَتَهُمْ وَأَبْصَٰرَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِۦٓ أَوَّلَ مَرَّةٍ

وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (انعام:110)

جس طرح یہ لوگ پہلی بار (قرآن جیسے معجزے پر) ایمان نہیں لائے، ہم بھی (ان کی ضد کی پاداش میں) ان کے دلوں اور نگاہوں کا رخ پھیر دیتے ہیں، اوران کواس حالت میں چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں۔

- كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (مطففين:14)

ہرگز نہیں! بلکہ جو عمل یہ کرتے رہے ہیں اس نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔

- وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۔ (زخرف:36)

اور جو شخص خدائے رحمن کے ذکر سے اندھا بن جائے، ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

المیزان مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یادداشت

{مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی تالیفات ورسائل}

نمبرشمار	کتاب	نمبرشمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہمِ صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہمِ شعبان کورس (شبّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہمِ زکوٰۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہمِ رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہمِ قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہمِ دین کورس	27	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10	فہمِ طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہمِ نماز کورس	29	ڈیپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

مفتی منیر احمد صاحب کی مطبوعہ تالیفات ورسائل

مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک
قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔

(مفتی ابولبابہ۔ضرب مومن)